سجدہ سہو کے مسائل

مفتی حبیب الرحمٰن خیرآبادی

مکتبہ مکیہ
مکی مسجد
22 علامہ اقبال روڈ لاہور
فون: 6374594

سجدۂ سہو کے مسائل

﴿مرتبہ﴾

مولانا حبیب الرحمٰن خیر آبادی

مفتی مدرسہ حیات العلوم مراد آباد

پسند فرمودہ

حضرت مولانا مفتی نظام الدین صاحب

مفتی دار العلوم دیوبند

مکتبہ مکیہ

مکی مسجد 22 علامہ اقبال روڈ لاہور فون 6374594

کتاب : سجدۂ سہو کے مسائل شریعت کی روشنی میں

مصنف : مفتی حبیب الرحمٰن خیر آبادی

اہتمام : محمد ناصر عارف

ناشر : مکتبہ مکیہ

مکی مسجد 22 علامہ اقبال روڈ لاہور فون 6374594

قیمت : 20

ملنے کے پتے!

مکتبہ سید احمد شہیدؒ اردو بازار لاہور

علم و عرفان پبلشرز اردو بازار لاہور

کتب خانہ مظہری گلشن اقبال کراچی

کتب خانہ رشیدیہ راولپنڈی

احمد اکیڈمی مکی مسجد علامہ اقبال روڈ لاہور

فہرست مضامین

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الحمدللہ رب العلمین، والصلوٰۃ والسلام علیٰ سید المرسلین، وعلیٰ الہ واصحابہ اجمعین، امابعد:۔

اس میں کوئی شک نہیں کہ نماز اسلام کا سب سے بڑا رکن ہے اور ہر عاقل بالغ مسلمان پر روزانہ پانچ مرتبہ نماز فرض کی گئی ہے، مگر افسوس کہ دین سے غفلت اور لاپرواہی کی بنا پر آج نماز جیسی روزانہ پانچ مرتبہ ادا کی جانے والی عبادت کے مسائل سے بھی لوگ پوری طرح واقف نہیں ہیں اور اس ناواقفیت کی بناپر بسااوقات لوگ اپنی نماز کے ثواب سے محروم رہ جاتے ہیں، اور کبھی کبھی ایسا ہوتا ہے کہ نماز فاسد ہو جاتی ہے اور ہمیں اس کا خیال بھی نہیں ہوتا۔

انسان بہر حال بشر ہے۔ اپنی بشریت کے مطابق جہاں بہت سے معاملات میں اس سے بھول چوک ہو جاتی ہے، اسی طرح عبادات کی ادائیگی میں بھی کبھی کبھی سہو ہو جاتا ہے اور اس کی وجہ سے کبھی نماز کے فرائض وواجبات میں سے کوئی فرض یاواجب چھوٹ جاتا ہے۔ کبھی ان کی ترتیب آگے پیچھے ہو جاتا ہے۔ کبھی ان فرائض وواجبات کو دوبارہ سہ بارہ ادا کر لیتا ہے۔ اسی طرح کبھی نماز کے سنن ومستحبات میں گڑبڑ ہو جاتی ہے۔ کبھی رکعتوں میں سہو ہو جاتا ہے۔ کبھی قرأت کرنے میں غلطی ہوتی ہے، کبھی کوئی آیت پڑھنے سے رہ جاتی ہے۔

غرض اس طرح کی بہت سی صورتیں نماز میں پیش آتی رہتی ہیں، جہاں سرے سے نماز ہی فاسد ہو جاتی ہے۔ لیکن مسائل سے واقفیت نہ ہونے کی وجہ سے اس فساد کی صورت میں بھی ہمارے بہت سے مسلمان بھائی اور ائمہ مساجد یہ سمجھتے ہیں کہ سجدۂ سہو کر لینے سے نماز صحیح ہو جاتی ہے۔

اسی طرح بہت سی ایسی شکلیں پیش آتی ہیں، جن میں از روئے شریعت سجدۂ سہو واجب ہوتا ہے، لیکن وہ سجدۂ سہو نہیں کرتے۔ اور بہت سی ان صورتوں میں جن میں سجدۂ سہو واجب نہیں ہوتا، ان میں سجدۂ سہو کر لیتے ہیں اور نادانی کا یہ عالم ہے کہ بعض لوگ یہ سمجھتے ہیں کہ نماز میں خواہ کسی قسم کی غلطی ہو جائے، سجدۂ سہو کر لینے سے ان سب کی تلافی ہو جاتی ہے، اور بعض لوگوں کو سجدۂ سہو کا ایسا ہیضہ ہوتا ہے کہ معمولی سے معمولی شبہ کے اوپر بھی سجدۂ سہو کیا کرتے ہیں۔

وہ لوگ جو شریعت کے پابند کہلاتے ہیں اور مسئلہ مسائل سے کچھ واقفیت رکھتے ہیں ان کا حال بھی یہ ہے کہ سجدۂ سہو کی صرف دو چار صورتوں سے واقف ہوتے ہیں اور بس۔ یہی حال معمولی پڑھے لکھے لوگوں کا بھی ہے۔

میں نے بہت سی جگہوں پر یہ دیکھا کہ لوگوں کی نمازیں خراب ہو رہی ہیں۔ یہ حالات دیکھ کر مجھے داعیہ پیدا ہوا کہ سجدۂ سہو کے مسائل کسی قدر تفصیل کے ساتھ اگر اکھٹے کر دیئے جائیں اور انہیں کتابچہ کی شکل میں شائع کر دیا جائے تو اس سے بہت سے مسلمان، بالخصوص ائمہ مساجد، اپنی نمازوں کی اصلاح کر سکتے ہیں اور انہیں فاسد ہونے یا ناقص ہونے سے بچا سکتے ہیں۔ یہ کتاب خود بھی پڑھیں اور دوسروں کو بھی پڑھ کر سنائیں، اور یہ مسائل ان کو سمجھائیں۔

اس کتاب میں سجدۂ سہو کے اکثر مسائل آگئے ہیں اور لوگوں کے اعتماد و وثوق کی خاطر مسائل کے حوالہ جات فتاویٰ کی مستند اور معتبر کتابوں سے مع صفحات اور جلد کے درج کر دیئے گئے ہیں۔ اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ وہ اس کتابچہ کو مسلمانوں کے لئے مفید اور نفع بخش بنائے اور میرے لئے آخرت میں ذریعہ نجات بنائے۔ آمین۔ والسلام

نماز کے فرائض

یہاں ہم مختصر طور پر نماز کے فرائض وواجبات اور سنن و مستحبات کا ذکر کرتے ہیں، تاکہ ان کے جاننے کے بعد آگے سجدۂ سہو کے مسائل اور ان کے واجب ہونے کی صورتیں سہولت کے ساتھ سمجھ میں آسکیں۔ آپ انہیں غور سے پڑھیں اور ذہن نشین فرمالیں۔

نماز میں احناف کے نزدیک کل چھ چیزیں فرض ہیں، جن میں پانچ نماز کے رکن ہیں، یعنی وہ نماز کے جزو ہیں اور ان سے نماز مرکب ہے اور چھٹی چیز نماز کا جزو نہیں ہے، جیسا کہ آگے معلوم ہوگا۔

ا۔ قیام [1] : یعنی کھڑا ہونا۔ فقہاء نے کھڑے ہونے کی حد یہ لکھی ہے کہ اگر ہاتھ بڑھائے جائیں تو گھٹنوں تک نہ پہنچ سکیں۔ اتنی دیر تک کھڑا رہنا فرض ہے، جس میں فرض کی مقدار قرأت کی جاسکے۔ قیام صرف فرض اور واجب نمازوں میں فرض ہے اور صحیح قول کے مطابق فجر کی سنتوں میں بھی قیام فرض ہے۔ (در مختار)

۲۔ قرأت : یعنی قرآن مجید کا پڑھنا۔ کم از کم ایک آیت کا پڑھنا فرض ہے، خواہ چھوٹی آیت ہو یا بڑی۔ لیکن اس ایک آیت کے لئے بھی شرط یہ ہے کہ دو کلموں

---

[1] فقہ کی اکثر کتابوں میں تکبیر تحریمہ کو نماز کے فرائض میں سب سے پہلا فرض شمار کیا گیا ہے، لیکن احناف میں ائمہ ثلاثہ اس بات پر متفق ہیں کہ تکبیر تحریمہ نماز کی شرائط میں سے ہے، نماز کے ارکان و فرائض میں سے نہیں ہے۔ چونکہ تکبیر تحریمہ کا ارکان نماز کے ساتھ شدید تعلق اور اتصال پایا جاتا ہے، اس وجہ سے اسے بھی فرائض میں سے ذکر کر دیا گیا، نماز کا رکن ہونے کی وجہ سے فرائض میں سے نہیں شمار کیا گیا۔ (ملاحظہ ہو: صغیری ص ۱۴ مجتبائی)۔

سے مرکب ہو۔ اگر ایک ہی کلمہ یا ایک ہی دو حرف کی آیت ہے، جیسے مدھامتان، ص یا حم، تو صرف ان آیتوں کے پڑھنے سے قرأت کا فرض ادا نہ ہو گا۔ فرض نمازوں کی صرف دو رکعتوں میں اور وتر اور سنت و نفل کی سب رکعتوں میں قرأت فرض ہے۔ (در مختار)

۳۔ رکوع: یعنی جھکنا۔ اس کی حد یہ بتائی گئی ہے کہ اس قدر جھک جائے، جس میں دونوں ہاتھ گھٹنوں تک پہنچ جائیں۔

۴۔ سجدہ: یعنی پیشانی کو زمین پر ٹیک دینا۔ ایک گھٹنا اور پاؤں کی ایک انگلی کا زمین پر ہونا ضروری ہے۔ روئی دار فرش یا تکیہ یا اسپرنگ والا گدا، جس پر پیشانی کو کہیں استقرار نہیں ہوتا، یعنی برابر دبتا چلا جا رہا ہو تو سجدہ درست نہ ہو گا۔ پاؤں کے مقام سے سجدہ گاہ اگر ایک ہاتھ سے زیادہ اونچی ہو تو اس پر بھی سجدہ درست نہیں۔ (مراقی الفلاح)

۵۔ قعدۂ اخیر: یعنی آخری رکعت میں دونوں سجدوں کے بعد بیٹھنا۔ اتنی دیر تک بیٹھنا فرض ہے، جس میں التحیات پڑھی جا سکے۔ (در مختار)

۶۔ خروج بصنعه: یعنی نماز کو اپنے فعل سے تمام کرنا۔ مطلب یہ ہے کہ نماز کے ارکان کی ادائیگی کے بعد کوئی ایسا فعل کرنا، جو نماز کے منافی ہو۔ مثلاً السلام علیکم ورحمۃ اللہ کہنا، یا بات چیت کرنا، یا اٹھ کر چلے جانا اور قبلہ سے پھر جانا وغیرہ۔ (شامی)

نوٹ: نماز میں اگر کوئی فرض چھوٹ جائے تو نماز باطل ہوتی ہے۔ وہ نماز دوبارہ پڑھی جائے گی، سجدۂ سہو کرنے سے تلافی نہیں ہوتی۔

نماز کے واجبات

۱۔ تکبیر تحریمہ خاص اللہ اکبر کے ساتھ کہنا۔ ۲۔ تکبیر تحریمہ کے بعد اتنی دیر تک کھڑا رہنا، جس میں سورۂ فاتحہ اور کوئی دوسری سورۃ پڑھی جا سکے۔ ۳۔ فرض کی دو رکعتوں میں اور باقی سب نمازوں کی سب رکعتوں میں ایک مرتبہ سورۂ فاتحہ کا پڑھنا۔ ۴۔ سورۂ فاتحہ کے بعد فرض کی دو رکعتوں میں اور باقی سب نمازوں کی سب رکعتوں میں کوئی سورۃ پڑھنا، جس کی مقدار کم از کم تین چھوٹی آیات کے برابر ہو، یا ایک لمبی آیت ہو، خواہ وہ کسی سورۃ کا جزو ہو۔ ۵۔ ترتیب میں پہلے سورۂ فاتحہ پڑھنا، پھر اس کے بعد کوئی سورۃ ملانا۔ ۶۔ قومہ کرنا، یعنی رکوع سے اٹھ کر سیدھا کھڑا ہونا، اس طور پر کہ تمام اعضاء کے جوڑ اپنی اپنی جگہ پر آجائیں۔ ۷۔ سجدہ میں دونوں ہاتھ، دونوں گھٹنے، دونوں پاؤں اور ناک کا زمین پر رکھنا۔ ۸۔ رکوع اور سجدہ میں ایک مرتبہ سبحان ربی العظیم یا سبحان ربی الاعلی کی مقدار ٹھہرنا۔ ۹۔ جلسہ کرنا۔ یعنی دونوں سجدوں کے درمیان میں کم از کم ایک تسبیح کی مقدار بیٹھنا۔ ۱۰۔ قصدہ اولیٰ کرنا، یعنی چار رکعت والی نماز میں دوسری رکعت پر التحیات کی مقدار بیٹھنا۔ ۱۱۔ قعدہ اولیٰ یا قعدہ اخیرہ میں ایک مرتبہ التحیات پڑھنا۔ ۱۲۔ تشہد کے بعد بلا تاخیر تیسری رکعت کے لئے اٹھ جانا۔ ۱۳۔ وتر کی نماز میں دعائے قنوت پڑھنا۔ ۱۴۔ امام کے لئے جہری[1] نماز کی دونوں رکعتوں میں بلند آواز سے پڑھنا۔ اور سری[2] نماز میں

۱۔ جس نماز میں امام بلند آواز سے قرأت کرتا ہے، اس کو جہری نماز کہتے ہیں۔

۲۔ جس نماز میں امام آہستہ قرأت کرتا ہے، اس کو سری نماز کہتے ہیں۔

آہستہ آواز سے پڑھنا۔ اسی طرح دن کی نفل نمازوں میں بھی آہستہ قرأت کرنا۔ ۱۵۔ نماز کو السلام علیکم کہہ کر ختم کرنا۔ ۱۶۔ عیدین کی نماز میں چھ تکبیریں کہنا۔ (در مختار، طحطاوی، قاضی خان، وغیرہ)

مسئلہ : نماز کے واجبات میں کوئی واجب بھولے سے چھوٹ جائے یا کسی واجب کو دو مرتبہ ادا کرلے یا کسی واجب کو اس کے محل سے مؤخر کردے تو ان سب صورتوں میں سجدۂ سہو واجب ہوتا ہے۔

نماز کی سنتیں

۱۔ تکبیر تحریمہ کہتے ہوئے سیدھا کھڑا ہونا اور سر کو نہ جھکانا۔ ۲۔ تکبیر تحریمہ کہنے سے پہلے اپنے دونوں ہاتھوں کو کانوں تک یا کندھوں تک اٹھانا۔ ۳۔ تکبیر تحریمہ کہتے وقت ہاتھوں کی ہتھیلیوں کا رخ قبلہ کی طرف کرنا۔ ۴۔ ہاتھ اٹھاتے وقت انگلیوں کو نہ بہت کشادہ کرنا نہ بہت ملانا، بلکہ اپنے حال پر کھلی ہوئی رکھنا۔ ۵۔ تکبیر تحریمہ کے بعد فوراً ہاتھوں کو بغیر نیچے لٹکائے، مرد کا ناف کے نیچے اور عورت کا سینہ پر باندھنا۔ ۶۔ ہاتھ باندھنے میں داہنے ہاتھ کی ہتھیلی کو بائیں ہتھیلی پر رکھنا، اس طور پر کہ داہنے انگوٹھے اور چھوٹی انگلی سے بائیں کلائی کو پکڑا جائے اور باقی تینوں انگلیاں بائیں کلائی پر بچھا دی جائیں۔ یہ کیفیت صرف مردوں کے لئے ہے۔ ۷۔ ہاتھ باندھنے کے بعد فوراً سبحانک اللھم پڑھنا۔ ۸۔ قرأت سے پہلے پہلی رکعت میں اعوذ باللہ پڑھنا۔ ۹۔ ہر رکعت کے شروع میں بسم اللہ پڑھنا۔ ۱۰۔ سورۂ فاتحہ کے بعد آمین کہنا۔ ۱۱۔ امام کے لئے سمع اللہ لمن حمدہ کہنا۔ ۱۲۔ مقتدی کے لئے ربنا لک الحمد کہنا، اور منفرد کے لئے

دونوں کہنا۔ ۱۳۔ امام کے لئے تکبیرات انتقالیہ بلند آواز سے کہنا۔ ۱۴۔ قیام کی حالت میں دونوں قدموں کے درمیان چار انگل کا فصل کرنا۔ ۱۵۔ فجر اور ظہر میں طوال مفصل، اور عصر اور عشاء میں اوساط مفصل، اور مغرب میں قصار مفصل پڑھنا، بشرطیکہ مسافر نہ ہو۔ اور مسافر ہو تو اس کو اختیار ہے، جو سورۃ چاہے پڑھے۔ ۱۶۔ فجر کی پہلی رکعت میں دوسری رکعت کی بہ نسبت ڈیوڑھی قرأت کرنا۔ ۱۷۔ رکوع میں جاتے وقت اللہ اکبر کہنا۔ ۱۸۔ رکوع میں گھٹنوں کا دونوں اتھ سے پکڑنا، اور عورتوں کے لئے صرف ہاتھ رکھ لینا۔ ۱۹۔ رکوع میں مردوں کے لئے ہاتھ کی انگلیاں گھٹنوں پر کشادہ کر کے رکھنا، اور عورتوں کو ملا کر رکھنا۔ ۲۰۔ رکوع میں پنڈلیوں کا سیدھا رکھنا۔ ۲۱۔ رکوع میں مردوں کو اس قدر جھکنا کہ پیٹھ اور سرین سب برابر ہو جائیں، اور عورتوں کو صرف اتنا جھکنا کہ ان کے ہاتھ گھٹنوں تک پہنچ جائیں۔ ۲۲۔ رکوع میں کم سے کم تین مرتبہ سبحان ربی العظیم کہنا۔ ۲۳۔ مردوں کو رکوع میں دونوں ہاتھوں کا پہلو سے جدا رکھنا، اور عورتوں کے لئے ملائے رکھنا۔ ۲۴۔ سجدے میں جاتے ہوئے اللہ اکبر کہنا اور پہلے گھٹنوں کو پھر ہاتھوں کو پھر ناک پھر پیشانی کو زمین پر رکھنا، اور اٹھتے ہوئے اس کے برعکس کرنا۔ ۲۵۔ سجدے میں منہ کو دونوں ہاتھوں کے درمیان رکھنا۔ ۲۶۔ سجدے کی حالت میں پیٹ کو زانو سے اور کہنیوں کو پہلو سے علیحدہ اور زمین سے اٹھا ہوا رکھنا، اور عورتوں کے لئے ملا کر اور زمین پر بچھا کر رکھنا۔ ۲۷۔ سجدے میں ہاتھ کی انگلیوں کو ملا ہوا رکھنا اور پاؤں کی انگلیوں کو قبلہ کی طرف رکھنا۔ ۲۸۔ سجدے میں دونوں زانوؤں کو ملا ہوا رکھنا۔ ۲۹۔ سجدے میں کم از کم تین مرتبہ سبحان ربی الاعلیٰ کہنا۔ ۳۰۔ تکبیر کہتے ہوئے سجدے سے اٹھنا۔

۳۱۔ دونوں سجدوں کے درمیان اور قعدۂ اولیٰ اور قعدۂ اخیرہ میں اس طرح بیٹھنا کہ داہنا پاؤں انگلیوں کے بل کھڑا ہو اور انگلیوں کا رخ قبلہ کی طرف ہو اور بایاں پاؤں زمین پر بچھا کر اسی پر بیٹھ جائیں اور دونوں ہاتھ زانوؤں پر ہوں اور انگلیوں کے سرے گھٹنوں کے قریب ہوں۔ یہ کیفیت مردوں کے لئے ہے۔ اور عورتوں کے لئے یہ ہے کہ وہ اپنے دونوں پاؤں داہنی جانب نکال لیں اور سرین زمین پر رکھ کر بیٹھیں۔ ۳۲۔ التحیات میں شہادت کی انگلی سے اشارہ کرنا۔ اس کا طریقہ یہ ہے کہ داہنے ہاتھ کی بیچ کی انگلی اور انگوٹھے کا حلقہ بنائیں اور چھوٹی اور اس کے پاس کی انگلی بند کرلیں اور شہادت کی انگلی لا الہ کہتے وقت اٹھائیں اور الا اللہ کہتے وقت رکھ دیں اور حلقہ کی اس ہیئت کو اخیر تک باقی رکھیں۔ ۳۳۔ چار رکعت والی فرض نماز میں دو رکعت کے بعد ہر رکعت میں سورۃ فاتحہ پڑھنا۔ ۳۴۔ قعدۂ اخیرہ میں التحیات کے بعد درود شریف پڑھنا۔ ۳۵۔ درود شریف کے بعد دعائے ماثورہ کا پڑھنا۔ ۳۶۔ سلام پھیرتے وقت پہلی مرتبہ داہنی طرف اور دوسری مرتبہ بائیں طرف منہ پھیرنا۔ ۳۷۔ دونوں سلام میں امام کے لئے مقتدیوں اور حفاظت کرنے والے فرشتوں یعنی کراما کاتبین وغیرہ اور نیک جنات کی نیت کرنا، اور مقتدیوں کے لئے یہ ہے کہ وہ اپنے ساتھ نماز پڑھنے والوں کی، فرشتوں کی، اور امام اگر اس کے داہنی طرف ہے تو داہنے سلام میں، اور بائیں طرف ہے تو بائیں سلام میں اور بالکل سامنے ہے تو دونوں سلام میں امام کی نیت کرے۔ ۳۸۔ امام کو سلام بلند آواز سے کہنا۔ ۳۹۔ دوسرے سلام میں بہ نسبت پہلے سلام کے آواز کو پست کرنا۔ ۴۰۔ مقتدی کو امام کے ساتھ سلام پھیرنا، اور مسبوق کو امام کے دونوں طرف سلام پھیرنے کے بعد اٹھنا۔ (کمافی عامۃ کتب الفقہ والفتاوی)

مسئلہ : اگر کوئی سنت چھوٹ جائے تو اس سے سجدۂ سہو واجب نہیں ہوتا ہے، البتہ نماز مکروہ ہوتی ہے۔

نماز کے آداب و مستحبات

۱۔ تکبیر تحریمہ کہتے وقت مردوں کو اپنے ہاتھوں کا آستین یا چادر سے باہر نکال لینا (بشرطیکہ سردی وغیرہ کا کوئی عذر نہ ہو) اور عورتوں کو چھپائے رکھنا۔ ۲۔ قیام کی حالت میں اپنی نظر سجدے کے مقام پر رکھنا اور رکوع کی حالت میں قدم کی پشت پر اور سجدے کی حالت میں اپنی ناک کی طرف اور قعدہ کی حالت میں زانو پر اور سلام پھیرتے وقت اپنے کندھوں پر نظر رکھنا۔ ۳۔ نماز میں حتی الامکان کھانسی کو روکنا۔ ۴۔ جمائی کے وقت منہ کو بند کر لینا۔ اس کا طریقہ یہ ہے کہ قیام کی حالت میں اگر جمائی آئے تو اپنے داہنے ہاتھ کی پشت منہ پر رکھے، اور بقیہ حالتوں میں بائیں ہاتھ کی پشت رکھ کر اپنے منہ کو بند کرے۔ ۵۔ قعدہ اولیٰ اور قعدہ اخیرہ میں حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ والا تشہد[1] بلا کمی و زیادتی کئے ہوئے پڑھے۔ ۶۔ قنوت میں اسی خاص دعا کا پڑھنا، جس کو ہم اللهم انا نستعينك و نستغفرك سے شروع کرتے ہیں۔ اس دعا کے بعد اگر ذیل کی دعائے قنوت بھی پڑھ لے تو بہتر ہے۔ وہ دعا یہ ہے :

---

[1] یہ تشہد وہی ہے، جو احناف کے یہاں مشہور اور رائج ہے، اور یہ التحیات اللہ والصلوٰۃ والطیبات کے ساتھ شروع ہوتا ہے۔ دوسرا تشہد سیدنا حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما والا کہلاتا ہے، جو شوافع حضرات کے یہاں زیادہ رائج ہے، اور وہ التحیات المبارکات للہ سے شروع ہوتا ہے۔

اللهم اهدنا فيمن هديت و عافنا فيمن عافيت وتولنا فيمن توليت و بارك لنا فيما اعطيت و قنا شرما قضيت انك تقضى ولا يقضى عليك و انه لا يذل من واليت ولا يعز من عاديت تباركت ربنا و تعاليت نستغفرك و نتوب اليك وصلى الله على النبى الكريم. اللهم اغفرلنا و للمؤمنين والمؤمنات و المسلمين و المسلمات اللهم الف بين قلوبهم واصلح ذات بينهم وانصرهم على عدوك وعدوهم اللهم العن الكفرة الذين يصدون عن سبيلك ويكذبون رسلك ويقاتلون اوليائك اللهم شتت شملهم. اللهم مزق جمعهم. اللهم دمر ديار هم و خرب بنيانهم وانزل بهم بأسك الذى لاترده عن القوم المجرمين.

سجدہ سہو کے اصول

اوپر نماز کے فرائض، واجبات، سنن اور مستحبات ذکر کئے گئے ہیں۔ اب ہم اجمالی طور پر سجدہ سہو کے واجب ہونے کے اصول ذکر کرتے ہیں تاکہ آگے چل کر آپ کو مسائل کے سمجھنے میں آسانی ہو۔

سجدۂ سہو حسب ذیل وجہوں سے واجب ہوتا ہے:۔

۱۔ نماز کے واجبات میں سے کسی واجب کو بھول کر ترک کردے۔

۲۔ کسی واجب کو اس کے محل سے مؤخر کردے۔

۳۔ کسی واجب کی تاخیر ایک رکن کی مقدار کردے۔

۴۔ کسی واجب کو دومرتبہ ادا کرلے۔

۵۔ کسی واجب کو متغیر کردے، جیسے جہری نماز میں آہستہ اور آہستہ والی

نماز میں بلند آواز سے قرأت کر دے۔

۶۔ نماز کے فرائض میں سے کسی فرض کو اس کے محل سے مؤخر کر دے۔

۷۔ کسی فرض کو اس کے محل سے مقدم کر دے۔

۸۔ کسی فرض کو مکرر یعنی دو مرتبہ بھولے سے ادا کر لے۔

سجدۂ سہو کا طریقہ

عبادات کے اندر اصل یہ ہے کہ اسے کمال کی صفت کے ساتھ ادا کیا جائے اور صفت کمال کے ساتھ ادا کرنا واجب ہے۔ پس جس وقت بشریت کے تقاضے کے مطابق نماز میں کوئی کمی یا زیادتی ہو جائے اور اس کی وجہ سے نماز کے اجر و ثواب میں نقصان آجائے تو شریعت نے سجدۂ سہو کر کے اس نقصان کی تلافی کرنے اور اپنی نماز کو اعلیٰ صفت پر ادا کرنے کا حکم دیا ہے۔ اسی لئے سجدۂ سہو کو واجب قرار دیا۔ (مبسوط ج ۱ ص ۲۱۸)

سجدۂ سہو کسی نقصان کی وجہ سے ہوا ہو یا کسی زیادتی کی وجہ سے، اس کے ادا کرنے کا طریقہ احناف کے یہاں یہ ہے کہ آخری قعدہ میں تشہد پڑھنے کے بعد پہلے داہنی طرف سلام پھیرے، اس کے بعد دو سجدے کرے، پھر تشہد، درود شریف اور دعائے ماثورہ پڑھ کر نماز سے نکلنے کے لئے سلام پھیرے۔ (شامی وغیرہ)

حدیث شریف میں آیا ہے، سیدنا حضرت ثوبان رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول پاک ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے: "ہر سہو کے لئے دو سجدے ہیں سلام کے بعد۔ (بدائع الصنائع ج ۱ ص ۱۸۳)

ایک دوسری حدیث میں ہے کہ سیدنا حضرت عبداللہ بن مسعودؓ

فرماتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے ظہر کی نماز پانچ رکعتیں پڑھائیں تو آپ نے سلام کے بعد سہو کے دو سجدے کئے۔(بدائع ج ا ص ۱۸۳)

حضرت ابن مسعودؓ سے ایک دوسری روایت اور مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: "جس شخص کو اپنی نماز میں شک ہو جائے، پس اسے یہ سمجھ میں نہیں آیا کہ تین رکعتیں پڑھیں یا چار، تو وہ صواب کو سوچے اور اس پر بنا کرے اور دو سجدے سلام کے بعد کرے"۔

اسی طرح حضرت عمران بن حصین، مغیرہ بن شعبہ، سعد بن ابی وقاص، حضرت عائشہ اور حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہم اجمعین سے بھی مروی ہے کہ نبی ﷺ نے سہو کے سجدے سلام کے بعد کئے۔(بدائع الصنائع ج ا ص ۱۸۳)

قرأت میں سہو

سورۂ فاتحہ دو مرتبہ پڑھ لی

اگر کسی نے فرض کی پہلی یا دوسری رکعت میں بھول کر دو مرتبہ الحمد شریف پڑھ دی، یا اکثر حصہ دوبارہ لوٹایا تو ان دونوں صورتوں میں سجدۂ سہو واجب ہو گا اور اگر فرض کی تیسری یا چوتھی رکعت میں دو مرتبہ پڑھ دی تو سجدۂ سہو واجب نہیں۔ یہ مسئلہ فرضوں کا ہے، لیکن اگر نوافل کی تیسری یا چوتھی رکعت میں الحمد شریف دو مرتبہ پڑھ دی تو سجدۂ سہو کرنا واجب ہو گا۔(عالمگیری ج ا ص ۶۵)

سورۂ فاتحہ کا اکثر حصہ پڑھ لیا اور کچھ حصہ رہ گیا

اگر کسی نے سورۂ فاتحہ کا اکثر حصہ پڑھ لیا اور تھوڑا سا حصہ بھول گیا تو

سجدۂ سہو واجب نہیں، اور اگر تھوڑا سا حصہ پڑھا اور اکثر حصہ رہ گیا تو اس پر سجدۂ سہو واجب ہے۔ (عالمگیری ج ۱ ص ۶۵) مگر علامہ طحطاوی نے لکھا ہے کہ راجح قول یہ ہے کہ دونوں صورتوں میں سجدۂ سہو واجب ہے۔

سورۂ فاتحہ کے بجائے سورۃ شروع کردی

اگر کسی نے پہلی یا دوسری رکعت میں سورۂ فاتحہ نہیں پڑھی اور بھول کر سورۃ شروع کردی، پھر یاد آیا، تو سورۃ چھوڑ کر پہلے سورۂ فاتحہ پڑھے، پھر اس کے بعد سورۃ ملائے، اور اخیر میں سجدۂ سہو کرے۔ اسی طرح اگر سورۂ فاتحہ چھوڑ کر مکمل سورۃ پڑھ لی یا رکوع میں چلا گیا یا رکوع سے بھی اٹھ گیا، ان سب صورتوں میں لوٹ کر سورۂ فاتحہ پڑھے اور پھر ترتیب کے مطابق بقیہ کام کرے اور اخیر میں سجدۂ سہو کرے۔ (عالمگیری ج ۱ ص ۶۵)

سورۂ فاتحہ کے بعد جس سورۃ کا ارادہ کیا، اس کے علاوہ پڑھ لی

کسی نے سورۂ فاتحہ پڑھنے کے بعد ایک سورۃ پڑھنے کا ارادہ کیا، لیکن غلطی سے دوسری سورۃ پڑھ ڈالی تو اس پر سجدۂ سہو واجب نہیں۔ (عالمگیری ج ۱ ص ۶۵)

سورۂ فاتحہ کے بعد التحیات پڑھ لی

اگر کسی نے پہلے رکعت میں سورۂ فاتحہ کے بعد التحیات پڑھ ڈالی تو اس پہ سجدۂ سہو کرنا واجب ہے، اور اگر سورۂ فاتحہ سے پہلے التحیات پڑھی تو اس پر سجدۂ سہو واجب نہیں (عالمگیری ج ۱ ص ۶۶)

کسی آیت کو بار بار پڑھا

اگر امام نے کسی آیت کی تکرار کی، جس میں ایک رکن کی مقدار تاخیر ہو گئی تو سجدۂ سہو واجب نہیں۔ اسی طرح اگر مقتدی نے بار بار لقمہ دیا، جس میں ایک رکن [1] کی مقدار تاخیر ہو گئی تو اس صورت میں بھی سجدۂ سہو واجب نہیں، اور نہ لقمہ دینے والے کی نماز فاسد ہو گی۔ (شامی ج ۱ ص ۴۱۸)

سورۂ فاتحہ یا سورۃ میں سے صرف ایک پڑھی

اگر کسی نے صرف سورۂ فاتحہ پڑھی یا صرف کوئی سورۃ پڑھی اور رکوع میں چلا گیا تو ان دونوں صورتوں میں سجدۂ سہو واجب ہو گا۔

(در مختار حاشیہ شامی ج ۱ ص ۴۲۴)

سورۂ فاتحہ یا سورۃ پڑھے بغیر رکوع میں چلا گیا

اگر کسی نے ثنا پڑھی اور بھولے سے رکوع میں چلا گیا، نہ تو سورۂ فاتحہ پڑھی نہ ہی کوئی سورۃ پڑھی، پھر یاد آیا کہ قرآت رہ گئی ہے تو اسے چاہیئے کہ رکوع سے لوٹ آئے اور قرأت کرے، پھر دوبارہ رکوع کرے اور اخیر میں سجدۂ سہو کرے۔

(عالمگیری ج ۱ ص ۶۵)

تین آیتوں کے بعد غلط پڑھا

اگر امام نے سورۂ فاتحہ کے بعد تین آیتیں یا ایک لمبی آیت پڑھ لی، اس

---

[1] ایک رکن کی مقدار تین مرتبہ سبحان اللہ کہنے کے برابر ہے۔

کے بعد کہیں غلط پڑھ دیا، پس اگر وہ غلطی ایسی فحش ہے، جس سے نماز فاسد ہو جاتی ہے تو ایسی صورت میں لقمہ دینا ضروری ہے، ورنہ سب کی نماز فاسد ہو جائے گی، اور اگر اس غلطی سے نماز میں فساد نہیں آتا، جب بھی لقمہ دینا جائز ہے اور سجدۂ سہو واجب نہیں ہوگا۔ (کبیری ص ۴۱۷)

فائدہ: کچھ لوگ یہ سمجھتے ہیں کہ تین آیت کے بعد امام قرأت میں جیسی بھی غلطی کرے، اس کو لقمہ نہیں دینا چاہئیے، یا تین آیتوں کے بعد امام غلطی کرے تو کوئی حرج نہیں، نماز ہو جاتی ہے، یہ دونوں چیزیں غلط ہیں۔

صرف چھوٹی دو آیتیں پڑھیں

اگر کسی نے سورۂ فاتحہ کے بعد صرف چھوٹی دو آیتیں پڑھیں اور بھول کر رکوع میں چلا گیا تو اس پر سجدۂ سہو واجب ہوگا اور اگر قصداً رکوع میں چلا جائے تو نماز کو دوبارہ پڑھنا ضروری ہے۔ (عالمگیری ج ۱ ص ۶۵)

فرض کی تیسری چوتھی رکعت میں الحمد کے بعد سورۃ بھی پڑھ لی

اگر فرض نماز کی تیسری یا چوتھی رکعت میں سورۂ فاتحہ کے بعد کوئی سورۃ بھولے سے یا قصداً پڑھ لی تو سجدۂ سہو واجب نہیں۔ (شامی ج ۱ ص ۴۷۸)

فرض کی تیسری یا چوتھی رکعت میں الحمد نہیں پڑھی

اگر فرض نماز کے خالی رکعتوں میں یعنی تیسری یا چوتھی رکعت میں کسی نے سورۂ فاتحہ نہیں پڑھی تو اس پر سجدۂ سہو واجب نہیں۔

(شامی ج ۱ ص ۴۷۸)

امام نے جہری نماز میں آہستہ اور آہستہ والی میں زور سے پڑھ دیا

اگر امام نے جہری[1] نماز میں بھول کر آہستہ قرأت کی اور سری[2] نماز میں بلند آواز کے ساتھ قرأت کی تو اس پر سجدۂ سہو واجب ہو گا، جبکہ اس طرح چھوٹی تین آیتیں یا ایک لمبی آیت پڑھی۔ اور اگر ایک چھوٹی آیت یا کسی لمبی آیت کا صرف ایک دو کلمہ پڑھا تو اس سے سجدۂ سہو واجب نہیں۔ (در مختار بر حاشیہ شامی ج ا ص ۶۹۴)

منفرد نے جہری نماز میں آہستہ پڑھا

منفرد یعنی تنہا نماز پڑھنے والا اگر جہری نماز میں آہستہ سے اور آہستہ والی میں بلند آواز سے قرأت کر دے تو اس پر سجدۂ سہو واجب نہیں۔

(عالمگیری ج ا ص ۸۲)

سورۂ فاتحہ پڑھ کر دیر تک خاموش رہا

کسی نے سورۂ فاتحہ پڑھی اور چپ ہو گیا اور ایک لمبی آیت یا تین چھوٹی آیتوں کے برابر خاموش کھڑا رہا، اس کے بعد سورۃ ملائی تو اس پر سجدۂ سہو واجب ہے۔ (در مختار ج ا ص ۳۹۳)

دونوں رکعتوں میں ایک ہی سورۃ پڑھ لی

اگر کسی نے دونوں رکعتوں میں ایک ہی سورۃ دوبارہ پڑھ لی تو اس پر سجدۂ

ا۔ جن نمازوں میں امام بلند آواز سے پڑھتا ہے، جیسے مغرب، عشاء اور فجر کی نماز میں، اس کو جہری نماز کہتے ہیں۔

۲۔ جن نمازوں میں امام آہستہ پڑھتا ہے جیسے ظہر اور عصر کی نماز میں، ان کو سری نماز کہتے ہیں۔

سہو واجب نہیں۔ (در مختار بر حاشیہ شامی ج ا ص ۵۱۰)

جہری نماز میں آہستہ تین آیتیں پڑھ لیں، پھر یاد آیا

اگر امام نے جہری نماز میں بھول کر آہستہ پڑھنا شروع کر دیا اور چھوٹی تین آیتیں پڑھنے کے بعد اسے یاد آیا، یا کسی نے لقمہ دیا تو اس کو سورۂ فاتحہ شروع سے بلند آواز کے ساتھ پڑھنا ضروری ہے اور آخر میں سجدۂ سہو کرے۔

(شامی ج ا ص ۶۹۴)

سری نماز میں بلند آواز سے تین آیتیں پڑھ لیں، پھر یاد آیا

اگر امام نے سری نماز میں یعنی ظہر یا عصر کی نماز میں چھوٹی تین آیتیں بلند آواز سے پڑھ دیں، اس کے بعد یاد آیا کہ یہ آہستہ قرأت والی نماز ہے تو جس قدر پڑھ چکا ہے، اس کے بعد سے آہستہ آواز سے پڑھے، شروع سے آہستہ آواز کے ساتھ دہرانے کی ضرورت نہیں۔ (شامی ج ا ص ۶۹۴)

فرض کی اخیر رکعتوں میں بلند آواز سے قرأت کی

فرض نماز کی تیسری یا چوتھی رکعت میں کسی نے بلند آواز سے قرأت کی تو اگرچہ فرض کی خالی رکعتوں میں قرأت واجب نہیں ہے، لیکن قرأت کرنے کی صورت میں چونکہ آہستہ پڑھنا واجب ہے، اس لئے سجدۂ سہو واجب ہوگا۔

(شامی ج ا ص ۴۹۷)

درمیان سے ایک دو آیتیں چھوٹ گئیں

اگر قرأت کرتے ہوئے درمیان سے ایک یا دو آیتیں یا آیت کا کچھ حصہ

چھوٹ گیا تو اس صورت میں سجدۂ سہو واجب نہیں ہے۔(عالمگیری ج۱ص ۶۵)

تین آیتوں کے بعد امام بھول گیا اور فوراً رکوع میں چلا گیا

اگر ایک لمبی آیت یا تین چھوٹی آیتیں پڑھنے کے بعد امام بھول گیا اور رکوع میں چلا گیا تو نماز بلا کراہت درست ہے، اس پر سجدۂ سہو واجب نہیں ہے۔اور اگر ایک رکن کی مقدار کھڑا سوچتا رہا، اس کے بعد رکوع میں گیا تو سجدۂ سہو واجب ہو گا۔(شامی ج۱ص ۷۴۲)

سورۃ شروع کرتے ہی بھول گیا اور دیر تک سوچتا رہا

اگر امام نے سورۂ فاتحہ پڑھ لی، اس کے بعد سورۃ شروع کی تو بھول گیا اور تین تسبیح کی مقدار کھڑا سوچتا رہا، پھر اس کے بعد دوسری سورۃ پڑھ کر رکوع اور سجدہ کیا تو ایسی صورت میں سجدۂ سہو واجب ہے اور تین تسبیح سے کم مقدار خاموش رہا تو سجدۂ سہو واجب نہیں۔(در مختار بر حاشیہ شامی ج۱ص ۷۰۶)

خلاف ترتیب سورۃ پڑھ دی

کسی نے دوسری رکعت میں خلاف ترتیب پہلے کی سورۃ پڑھ دی، مثلاً پہلی رکعت میں قل یایھا الکفرون پڑھی اور دوسری رکعت میں الم تر کیف پڑھی۔پس اگر بھول کر ایسا کیا ہے تو نماز بلا کراہت درست ہے اور اگر قصداً خلاف ترتیب پڑھا تو نماز مکروہ ہوئی اور ان دونوں صورتوں میں سے کسی میں بھی سجدۂ سہو واجب نہیں۔(شامی ج۱ص ۵۱۰)

خلاف ترتیب سورۃ شروع کی، پھر ترتیب سے پڑھی

اگر کسی نے دوسری رکعت میں بھول کر خلاف ترتیب سورۃ شروع کی اور شروع کرتے ہی یاد آ گیا۔ پھر اس نے اسے چھوڑ کر دوسری سورۃ ترتیب کی رعایت کرتے ہوئے پڑھی تو اس کی نماز درست ہے، مگر مکروہ ہوئی اور اس پر سجدۂ سہو واجب نہیں۔ البتہ اس کے لئے وہ سورۃ چھوڑ کر دوسری سورۃ شروع کرنا بہتر نہیں۔ (شامی ج ۱ ص ۵۱۰)

آدھی سورۃ پڑھ کر بھول گیا، پھر شروع سے دوبارہ پڑھی

امام نے پہلی رکعت میں کوئی سورۃ شروع کی اور آدھا حصہ پڑھ کر بھول گیا۔ پھر دوبارہ سہ بارہ شروع سے لوٹا کر پوری سورۃ پڑھی تو نماز ہو گئی، اس پر سجدۂ سہو واجب نہیں۔ (شامی ج ۱ ص ۱۸۲)

فرض کی آخری دو رکعتوں میں کچھ نہیں پڑھا

اگر کسی نے فرض کی آخری دونوں رکعتوں میں کچھ نہیں پڑھا اور بالکل خاموش رہا تو اس کی نماز درست ہے اور سجدۂ سہو واجب نہیں۔

(عالمگیری ج ۱ ص ۶۵)

نفل یا وتر کی آخری رکعت میں الحمد چھوڑ دی

کسی نے نفل نماز میں سورۂ فاتحہ نہیں پڑھی یا وتر کی تیسری رکعت میں سورۂ فاتحہ چھوڑ دی تو سجدۂ سہو واجب ہو گا۔ (عالمگیری ج ۱ ص ۶۵)

تجوید کی رعایت کئے بغیر قرآن پڑھا

اگر کسی نے جہری نماز میں تجوید کی رعایت کئے بغیر قرآن پڑھا تو اس سے سجدۂ سہو واجب نہیں ہوتا۔ البتہ اگر کوئی ایسی غلطی کی ہے، جس سے نماز میں فساد آتا ہے تو اس کی نماز فاسد ہو جائے گی، جیسا کہ پہلے معلوم ہو چکا۔

(مستفاد از عالمگیری ج ۱ ص ۶۶)

امام نے غیر نمازی کا لقمہ لے لیا

امام قرأت کرتے ہوئے بھول گیا اور کسی ایسے شخص نے جو امام کے ساتھ نماز میں شریک نہیں ہے، لقمہ دیا اور امام نے وہ لقمہ لے لیا تو اس میں تفصیل یہ ہے کہ اگر امام نے اس شخص کا لقمہ فوراً لے لیا تو نماز فاسد ہو جائے گی اور اگر کچھ توقف کے بعد لیا تو نماز درست ہے اور سجدۂ سہو واجب نہ ہو گا۔

(در مختار بر حاشیہ شامی ج ۱ ص ۵۸۱)

قرأت کر کے کچھ سوچتا رہا

اگر کوئی شخص قرأت کرنے کے بعد اور رکوع میں جانے سے پہلے ایک رکن کی مقدار (یعنی جتنی دیر میں تین مرتبہ سبحان اللہ پڑھا جا سکے) کھڑا کچھ سوچتا رہا تو اس پر سجدۂ سہو واجب ہے۔ (عالمگیری ج ۱ ص ۶۵)

قرأت کرتے ہوئے کسی لفظ کا ترجمہ پڑھ دیا

اگر امام نے نماز میں قرأت کرتے ہوئے بھولے سے کسی لفظ کا ترجمہ

پڑھ دیا تو نماز فاسد ہو گئی، سجدۂ سہو سے وہ نماز صحیح نہ ہو گی، اس کو دوبارہ پڑھنا ضروری ہے۔ (شامی ج ا ص ۳۴۰)

نماز میں آیتِ سجدہ پڑھی اور دیر میں سجدۂ تلاوت کیا

اگر کسی نے نماز میں آیتِ سجدہ تلاوت کی اور فوراً سجدۂ تلاوت نہیں کیا، پھر بعد میں کچھ دیر کے بعد یاد آیا اور یاد آتے ہی اس نے سجدۂ تلاوت کر لیا تو اس پر سجدۂ سہو واجب ہو گا۔ (عالمگیری ص ۶۶)

شروع میں اور سورۃ کے بعد دو مرتبہ سورۂ فاتحہ پڑھی

کسی شخص نے شروع میں سورۂ فاتحہ پڑھی اور پھر کوئی سورۃ بھی ملائی، اس کے بعد بھول کر دوبارہ سورۂ فاتحہ پڑھ لی تو اس پر سجدۂ سہو واجب نہیں۔

(فتاویٰ سراجیہ بر حاشیہ قاضی خان ص ۷۲)

وتر یا تراویح میں امام نے آہستہ قرأت کی

کسی امام نے اگر وتر یا تراویح کی نماز میں آہستہ آواز سے قرأت کی تو سجدۂ سہو واجب ہو گا۔ (عالمگیری ج ا ص ۶۶)

رات کی نفل میں قصداً آہستہ قرأت کی

کسی نے رات میں نفل نماز کی امامت کی اور قصداً آہستہ سے قرأت کی تو اس پر سجدۂ سہو واجب نہیں، لیکن ایسا کرنا برا ہے اور اگر بھول کر قرأت آہستہ آواز سے کی تو سجدۂ سہو واجب ہوا۔ (عالمگیری ص ۶۷)

غیر نمازی کے کہنے پر امام نے آہستہ پڑھا

امام نے عصر یا ظہر کی نماز میں بھول کر بلند آواز سے قرأت شروع کی تو کسی غیر نمازی نے زور سے کہا کہ آہستہ پڑھو۔ پس اس صورت میں کچھ توقف کے بعد آہستہ پڑھا تو نماز درست ہے اور اگر فوراً اس کے کہنے سے آہستہ پڑھنا شروع کیا تو نماز صحیح نہ ہو گی، اس کا اعادہ کرنا ضروری ہے۔

(در مختار بر حاشیہ شامی ج ا ص ۵۸۱)

نماز میں "ہوں ہوں" کہا

بعض جاہل پیروں کے جاہل مریدین کو دیکھا جاتا ہے کہ نماز کی حالت میں کبھی قرأت سن کر اور کبھی سری نماز میں بھی خواہ مخواہ "ہوں ہوں" کر کے چیخ مارتے ہیں۔ پس اس طرح ہوں ہوں کرنا اور چیخ و پکار کرنا اگر جنت و دوزخ کے ذکر سے نہیں ہے تو نماز فاسد ہو جائے گی، سجدۂ سہو سے کام نہ چلے گا۔ ایسے جاہلوں کو سختی کے ساتھ روکنا چاہیئے۔ وہ اپنی نماز بھی فاسد کرتے ہیں اور دوسرے نمازیوں کی نماز میں خلل ڈالتے ہیں۔ (شامی ج ا ص ۵۷۹)

والعصر اور لفی خسر کی راء سننے میں نہیں آئی

کسی امام نے جہری نماز میں سورۂ عصر پڑھی اور اس طرح پڑھی کہ والعصر کے اوپر وقف کیا اور سننے والے نے والعص سنا۔ اسی طرح لفی خسر پر وقف کیا تو لفی خس سنا، تو ایسی صورت میں سننے والے کا اعتبار نہیں، بلکہ پڑھنے والے کا اعتبار ہے۔ اگر اس نے صحیح قرأت کی ہے تو نماز درست ہے۔ (عالمگیری زلۃ القاری)

ایک سورۃ پڑھتے ہوئے بھول گیا اور دوسری سورۃ میں چلا گیا

امام نے سورۂ والعصر پڑھی اور الا الذین امنوا وعملوا الصلحت پڑھ کر والتین میں پہنچ گیا، یعنی اجر غیر ممنون پڑھنے لگا اور آخر تک پڑھ ڈالا تو نماز ہوگئی، سجدۂ سہو کی ضرورت ہے۔ (در مختار بر حاشیہ شامی ج ۱ ص ۵۹۲)

نماز کی حالت میں بعض آیتوں کے ختم پر جواب دینا

بعض جگھوں پر دیکھا گیا ہے کہ نماز میں امام سورۂ رحمٰن پڑھتا ہے تو جب فبای الاء ربکما تکذبان پڑھ کر خاموش ہوتا ہے تو مقتدی حضرات بلند آواز سے لابشیی من نعمك ربنا فکذب فلك الحمد پڑھتے ہیں اور جس وقت سبح اسم ربك پڑھتا ہے تو مقتدی سبحان ربی الاعلی پڑھتے ہیں اور سورۂ والتین کے آخر میں مقتدی وانالك من الشاهدین پڑھتے ہیں۔

اس طرح امام کا قرأت کے بعد رکنا اور مقتدیوں سے جولبات سننے کے بعد پھر قرائت کرنا جائز نہیں ہے۔ اس میں غیر قرآن کے ساتھ مشغول ہونا اور امام کا مقتدی کے تابع ہونا لازم آتا ہے۔ اس سے نماز مکروہ تحریمی ہوگی۔ اس کا دوبارہ پڑھنا واجب ہے۔ ائمہ اربعہ میں صرف حضرت امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ جائز فرماتے ہیں۔ البتہ فقہائے کرام نے یہ لکھا ہے کہ اگر تنہا اپنی نفل نماز میں پڑھے تو گنجائش ہے۔ جیسا کہ حدیث میں آیا: "والفقهاء اعلم بمعانی الحدیث" فقہاء حدیث کے مطلب سب سے زیادہ جانتے ہیں۔ (کبیری ص ۲۴۵)

درمیان میں چھوٹی سورۃ چھوڑ دی

امام نے پہلی رکعت میں ارایت الذی پڑھی اور دوسری رکعت میں قل یایھا الکافرون پڑھی، یعنی درمیان میں انا اعطینا کی سورۃ چھوڑ دی تو یہ مکروہ تنزیہی ہے، سجدۂ سہو کرنا واجب نہیں ہے (شامی ج ا ص ۴۲۵)

آنے والے کی رعایت سے قرأت طویل کرنا

کسی اپنے خاص آدمی کے شامل ہونے کی وجہ سے قرأت لمبی کی یا رکوع لمبا کیا تو اس سے سجدۂ سہو واجب نہیں، البتہ ایسا کرنا مکروہ تحریمی ہے، اور اگر عام لوگوں کے شامل ہونے کے لئے ایسا کیا تو مکروہ تنزیہی ہے۔

(در مختار بر حاشیہ شامی ج ا ص ۴۶۲)

کسی نے الحمد لیلھی پڑھا

اگر کسی نے قرآت میں ایسی غلطی کی، جس کے سبب معنی بدل جائیں، مثلاً الحمدللہ رب العالمین کی جگہ الحمدو لیلاھی پڑھ دیا تو نماز فاسد ہو جائے گی۔ (شامی ج ا ص ۴۴۲)

ھم العادون کی جگہ العادّون پڑھ دیا

اگر کسی نے نماز میں اولئك ھم العادون کی جگہ العادّون یعنی دال کی تشدید کے ساتھ پڑھا تو نماز فاسد ہو جائے گی۔

چند غلطیاں اور ان کا حکم

اگر کسی نے نماز میں قواما کی جگہ قواما، قاف کا زیر پڑھا، نعبد کی جگہ نعبد، باء کا زبر پڑھا، قتلوا تقتیلا میں تاء کی تشدید چھوڑ دی۔ قل اعوذ برب الناس میں باء کی تشدید چھوڑ دی۔ ان النفس لامارة میں میم کی تشدید چھوڑ دی۔ ایاك نعبد میں یاء کی تشدید چھوڑ دی۔ افعیینا کی جگہ افعینا یاء کی تشدید کے ساتھ پڑھا۔ اھدنا الصراط کو اھدیا الصراط پڑھا تو ان سب صورتوں میں متقدمین علماء کے نزدیک نماز فاسد ہو جاتی ہے، مگر متاخرین کے نزدیک نماز فاسد نہیں ہوتی اور اسی پر فتویٰ ہے۔ (شامی ج ۱ ص ۴۲۳)

اگر کسی نے یدع الیتیم کی جگہ یدع الیتم پڑھ دیا، یعنی عین کی تشدید چھوڑ دی تو نماز درست ہے اور اگر یدع الیتیم یعنی دال کے جزم کے ساتھ پڑھا تو نماز فاسد ہو جائے گی۔ (کبیری ۴۵۳)

کسی نے اللہ الصمد کو کو سین سے پڑھ دیا تو نماز درست ہے۔ سورة انزلنا ھا کی جگہ صورة صاد کے ساتھ پڑھ دیا تو نماز درست ہے۔ سوط عذاب کی جگہ صوط عذاب یعنی صاد کے ساتھ پڑھ دیا تو نماز فاسد ہو جائے گی۔ قسوة کی جگہ قصوة یعنی صاد کے ساتھ پڑھ دیا، جب بھی نماز فاسد ہو جائے گی۔ (کبیری ص ۴۵۵)

کسی نے الا ما اضطررتم کی جگہ ما ازطررتم زاء کے ساتھ یا ما اظطررتم ظاء کے ساتھ پڑھ دیا تو نماز نہ ہو گی اور اگر ما اضتررتم تاء کے ساتھ پڑھا تو نماز صحیح ہے اور اگر الا من خطف الخطفة میں طاء کی جگہ تاء پڑھ دی تو نماز فاسد ہو جائے گی۔ (کبیری ص ۴۵۶)

اگر کسی نے صراط کی جگہ صرات پڑھ دیا تو نماز فاسد ہو جائے گی اور اگر اظلم واطغی کی جگہ اتغی تاء کے ساتھ پڑھ دیا، یا ماینطق عن الھوی میں طاء کو تاء کے ساتھ پڑھ دیا تو نماز درست ہے۔ (کبیری ص ۴۵۶)

اگر کسی شخص نے کوئی لفظ مکرر پڑھ دیا اور اس سے معنی میں تغیر ہو گیا، جیسے رب رب العلمین اور مالك مالك يوم الدين تو نماز فاسد ہو جائے گی۔ (شامی ج ا ص ۴۴۵)

قرأت میں غلطی کا قائدہ کلیہ

قرأت میں غلطی واقع ہونے کے سلسلہ میں فقہاء نے یہ قاعدہ لکھا ہے کہ وہ غلطی جس سے معنی میں ایسا زبردست تغیر ہو گیا ہو کہ اس کے اعتقاد سے کفر لازم آتا ہو تو نماز ہر جگہ فاسد ہو جائے گی، خواہ تین آیت سے پہلے ایسی غلطی ہوئی ہو یا تین آیت کے بعد۔ اور وہ غلطی جس سے حرف کی ہیئت میں فرق آ گیا ہو، مثلاً زبر، زیر، پیش بدل جائے، یا تشدید، تخفیف یا مدو قصر میں فرق ہو جائے تو نماز فاسد نہ ہو گی، البتہ اگر بہت تغیر ہو جائے تو نماز فاسد ہو جائے گی۔

اسی طرح کسی حرف میں تغیر ہو جائے، جس کے سبب مراد سے بہت دور معنی بن جائیں، جب بھی نماز فاسد ہو جائے گی، ورنہ نہیں، خواہ تغیر ایک حرف میں ہو یا زیادہ میں۔

اسی طرح ایک حرف کی جگہ دوسرا حرف پڑھ دیا اور معنی بدل گئے، پس اگر ان دونوں حرفوں میں کسی مشقت کے بغیر فرق کر سکتا تھا، نہیں کیا تو نماز فاسد ہو جائے گی۔ اور اگر ان دونوں حرفوں میں فرق کرنا دشوار رہا، جیسے سین اور صاد

میں ، اور ظاء اور ضاد میں ، اور طاء اور تاء میں ، پس اگر کسی نے قصداً ایسا پڑھا ہے تو نماز فاسد ہو جائے گی ، اور بلا قصد اس طرح زبان سے نکل گیا یا ایسا ناواقف اور جاہل ہے کہ ان دونوں میں فرق کو نہیں جانتا تو نماز ہو جاتی ہے۔

اسی طرح اگر کسی نے کوئی لفظ زیادہ کر کے پڑھ دیا اور معنی متغیر ہوئے تو نماز فاسد ہو جائے گی ، خواہ وہ زائد لفظ قرآن شریف میں کسی جگہ آیا ہو یا نہ آیا ہو۔ اور اگر اس لفظ کے زیادہ کرنے سے معنی میں تغیر نہیں ہوا ، لیکن قرآن شریف میں کہیں وہ لفظ موجود ہے تو نماز بلا اتفاق درست ہے۔ اور اگر وہ لفظ قرآن میں کسی جگہ نہیں آیا ہے تو اس میں اختلاف ہے۔ امام ابو یوسف کے نزدیک فاسد ہو جاتی ہے اور دوسرے ائمہ کرام کے نزدیک نماز فاسد نہیں ہوتی۔

بہر حال مذکورہ بالا صورتوں میں علماء متاخرین اکثر جگہ گنجائش پیدا کرتے اور آسانی کا لحاظ کرتے ہیں ، اور نماز کے درست ہونے کا حکم دیتے ہیں ، اور متقدمین حضرات نماز کے اعادہ کرنے کو کہتے ہیں ، اور نماز جیسی اہم عبادت میں احتیاط کا لحاظ کرتے ہیں۔ لہٰذا نماز پڑھنے والوں کو ان مسائل میں احتیاط سے کام لینا بہتر ہے ، اور ضرورت کے وقت اپنے مقامی علماء ، کی طرف رجوع کرنا چاہئے۔

(شامی ج ا ص ۴۴۴)

قرأت میں کوئی کلمہ کم کر دیا

اگر پڑھتے پڑھتے کسی نے درمیان قرأت سے کوئی کلمہ کم کر دیا پس اگر اس کمی سے معنی میں کوئی تغیر پیدا نہیں ہوا تو نماز درست ہے ، جیسے کسی نے یوں پڑھ جزاء سیئة مثلها یعنی ایک سیئة کم کر دیا۔ اور اگر معنی میں تغیر پیدا ہو

جائے تو اکثر علماء کے نزدیک نماز فاسد ہو جاتی ہے اور یہی راجح قول ہے۔
(کبیری ص ۴۵۲)

ہر رکعت میں پوری سورۃ پڑھے

بہتر یہ ہے کہ ہر رکعت میں پوری پوری سورۃ پڑھے۔ اگر ایک رکعت میں کسی سورۃ کا کچھ حصہ اور دوسری رکعت میں کسی دوسری سورۃ کا کچھ حصہ پڑھے تو یہ بھی جائز ہے، لیکن بلا ضرورت افضل نہیں ہے۔ (عالمگیری ج ا ص ۴۰)

صرف چھوٹی دو آیتیں پڑھیں

اگر کسی نے سورۂ فاتحہ کے بعد ایک چھوٹی آیت یا دو چھوٹی آیتیں پڑھیں تو نماز مکروہ تحریمی ہوئی۔ (کبیری ص ۲۷۵)

ہونٹ بند کر کے قرأت کرنا

بعض لوگ نماز میں اس طرح قرأت کرتے ہیں کہ چپ چاپ اپنے دونوں ہونٹ بند کیئے رہتے ہیں اور دل میں سوچتے اور تصور کرتے ہیں۔ اس طرح پڑھنے سے قرأت کا رکن ادا نہیں ہوتا ہے۔ قرأت کا رکن ادا ہونے کے لئے کم سے کم درجہ یہ ہے کہ حروف صحیح طور پر نکلیں اور اس کے پاس والا یا وہ خود اپنی قرأت سن سکے۔ (صغیری مجتبائی ص ۱۵۰)

چھوٹی تین آیتوں کی مقدار

چھوٹی تین آیتوں کی مقدار فقہاء کرام نے حسب ذیل آیتوں کے برابر

بتائی ہے یہی مقدار ایک لمبی آیت کی قرار دی گئی ہے۔ وہ چھوٹی تین آیتیں یہ ہیں۔
ثم نظر ٥ ثم عبس و بسر ٥ ثم ادبر و استکبر ٥ (صغیری ص ١٥٠)

رکوع اور سجدہ میں سہو

رکوع کے بجائے سجدہ میں چلا گیا

کوئی شخص سورۂ فاتحہ اور سورۃ پڑھنے کے بعد رکوع میں جانے کے بجائے بھول کر سجدہ میں چلا گیا اور دوسری رکعت سے پہلے یاد آیا تو اس کو چاہیئے کہ اسی وقت اٹھ کر رکوع کرے اور پھر دوبارہ سجدہ کرے اور اخیر میں سجدۂ سہو کرے اور اگر دوسری رکعت سے پہلے یاد نہیں آیا تو دوسری رکعت کا رکوع پہلی رکوع تصور کیا جائے گا اور یہ دوسری رکعت بھی پہلی رکعت سمجھی جائے گی اور اس صورت میں بھی سجدۂ سہو کرنا واجب ہے۔ (عالمگیری ج ١ ص ٦٧)

کسی رکعت میں صرف ایک سجدہ کیا

کسی شخص نے پہلی رکعت میں صرف ایک سجدہ کیا اور اسے دوسری رکعت میں یاد آیا کہ میں نے پہلی رکعت میں ایک ہی سجدہ کیا ہے۔ پس یاد آتے ہیں سجدہ کرے اور باقی ماندہ رکعت پوری کر کے اخیر میں سجدۂ سہو کر لے۔

(عالمگیری ج ١ ص ٦٦)

رکوع میں سجدہ کی تسبیح یا سجدہ میں رکوع کی تسبیح پڑھ دی

اگر کسی نے رکوع میں سجدہ کی تسبیح یا سجدہ میں رکوع کی تسبیح پڑھ دی تو

اس پر سجدۂ سہو واجب نہیں، البتہ مکروہ تنزیہی ہے، یاد آجائے تو پھر رکوع یا سجدہ کی تسبیح کہہ لے تاکہ سنت کے مطابق ہو جائے۔ (در مختار بر حاشیہ شامی ج ا ص ۴۶۱)

شک ہو گیا کہ دو سجدے کئے یا ایک

کسی شخص کو نماز میں یہ شک ہوا کہ میں نے ایک سجدہ کیا یا دو۔ پس ایسی صورت میں اگر کسی طرف ظن غالب نہیں ہے تو ایک سجدہ اور کرے اور اخیر میں سجدۂ سہو کرے۔ (در مختار ج ا ص ۱۰۳)

امام کے پیچھے رکوع یا سجدہ چھوٹ گیا

امام کے پیچھے اگر کسی کا رکوع سجدہ چھوٹ گیا تو اسے چاہئے کہ جس وقت یاد آئے فوراً رکوع یا سجدہ کر کے امام کے ساتھ ہو جائے، اور اگر اس وقت نہیں کیا تو امام کے سلام پھیرنے کے بعد رکوع یا سجدہ کر کے پھر سجدۂ سہو کرے۔ اگر ان دونوں صورتوں میں سے کوئی صورت اختیار نہ کی تو اس کی نماز نہ ہو گئی، اس نماز کو دوبارہ پڑھنا ضروری ہو گا۔ (عالمگیری ج ا ص ٦٦)

رکوع کی جگہ سجدہ اور سجدہ کی جگہ رکوع کر لیا

اگر کسی نے نماز میں کسی رکن کو مقدم یا مؤخر کر دیا، مثلاً پہلے سجدہ کر لیا، بعد میں رکوع کر لیا تو اس صورت میں سجدۂ سہو واجب ہو گا۔

(عالمگیری ج ا ص ٦٦)

دو رکوع کر لئے

اگر کسی شخص نے نماز میں کسی رکن کو مکرر ادا کر لیا، مثلاً دو رکوع کر لئے

تو اس پر سجدۂ سہو واجب ہو گا۔ (عالمگیری ج ا ص ٦٦)

امام نے بھول کر تین سجدے کر لئے

اگر بھولے سے امام تیسرے سجدے میں چلا گیا تو مقتدی اس کا اتباع نہ کریں، البتہ امام پر سجدۂ سہو واجب ہو گا اور سجدۂ سہو میں مقتدی اتباع کریں گے۔ (شامی ج ا ص ۴۳۹)

سجدۂ سہو واجب تھا اور ادا نہیں کیا

اگر کسی شخص کے ذمہ سجدۂ سہو واجب تھا اور بھول کر ادا نہیں کر سکا تو وہ نماز ناقص ہو گی، اس کا اعادہ کرنا ضروری ہے۔ لیکن یہ بات اچھی طرح سمجھ لینا چاہیئے کہ دوبارہ لوٹانے کی صورت میں وہ نماز نفل ہو گی، فرض اس کا پہلے ہی ادا ہو گیا، گو کہ ناقص ادا ہوا۔ یہ دوبارہ نماز صرف تکمیل ثواب کے واسطے ہو گی۔ یہی وجہ ہے کہ جماعت کے ساتھ اگر دوبارہ ادا کی گئی اور اس حالت میں کسی نے فرض کی نیت سے امام کی اقتداء کی تو اس کا فرض ادا نہ ہو گا، اس کو دوبارہ نماز پڑھنا ضروری ہو گا۔ (در مختار بر حاشیہ شامی ج ا ص ۴۲۴)

سجدۂ سہو کرنا سمجھ میں نہیں آیا

اگر نماز میں کوئی سہو ہو جائے اور مسئلہ سمجھ میں نہ آئے کہ اس صورت میں سجدۂ سہو واجب ہو گیا نہیں، پس ایسی صورت میں سجدۂ سہو نہ کرنا چاہیئے۔

(مستفاد از شامی ج ا ص ۴۲۶)

شبہ سے سجدۂ سہو واجب نہیں

اگر کسی شخص کو نماز میں کسی واجب کے چھوٹ جانے کا شک ہو گیا تو اس سے سجدۂ سہو واجب نہیں، البتہ اگر ظن غالب ہو تو پھر آخر نماز میں سجدۂ سہو کرنا واجب ہے۔ (در مختار بر حاشیہ شامی ج ۱ ص ۳۹۲)

سجدۂ سہو میں شک ہو گیا

اگر کسی پر سجدۂ سہو واجب تھا، لیکن قعدۂ اخیرہ میں اس کو سجدۂ سہو کے بارے میں شک ہو گیا کہ میں نے سجدۂ سہو کیا یا نہیں تو ایسی صورت میں غلبہ ظن پر عمل کر لے اور اگر کسی جانب رجحان نہ ہوتا ہو تو ایسی صورت میں سجدۂ سہو کرے۔ (شامی ج ۱ ص ۵۲۹)

مقتدی کا امام سے سجدۂ سہو کرانا

بعض دفعہ ایسا ہوتا ہے کہ مقتدی امام سے سجدۂ سہو کراتا ہے۔ اس کی صورت یہ ہوتی ہے کہ جب امام پہلا سلام پھیرتا ہے تو مقتدی تکبیر کہہ کر سجدہ میں چلا جاتا ہے، پھر امام اور تمام لوگ اس کی اتباع میں سجدۂ سہو کرتے ہیں۔ پس اگر ایسی صورت پیش آگئی تو نماز فاسد نہ ہو گی۔

سجدۂ سہو کیا اور سلام نہیں پھیرا

اگر کسی نے سجدۂ سہو کرتے وقت داہنی طرف سلام نہیں پھیرا یا سامنے ہی سلام کہہ کر سجدۂ سہو کر لیا، جب بھی نماز درست ہے۔

(شامی ج ۱ ص ۵۴۶)

سجدۂ سہو بائیں طرف سلام پھیر کر کیا

اگر کسی نے بھول کر پہلے بائیں طرف سلام پھیر دیا، اس کے بعد سجدۂ سہو کیا تو اس پر سجدۂ سہو واجب نہیں۔ (عالمگیری ج ۱ ص ۶۵)

سجدۂ سہو سورج نکلنے کے اندیشہ سے ترک کر دیا

فجر کی نماز میں کسی کے ذمہ سجدۂ سہو واجب ہوا، لیکن وقت اس قدر تنگ ہے کہ اگر سجدۂ سہو کر کے نماز پوری کرے گا تو نماز کا سلام پھیرنے سے پہلے سورج کے نکل آنے کا قوی اندیشہ ہے تو ایسی صورت میں سجدۂ سہو نہ کرے۔ (عالمگیری ج ۱ ص ۶۵)

محض شک کی وجہ سے سجدۂ سہو کر لیا

اگر کسی پر سجدۂ سہو واجب نہیں ہوا، مگر اسے خوامخواہ سجدۂ سہو کے واجب ہونے کا شک ہو گیا، پس محض شک کی وجہ سے اس نے سجدۂ سہو کر لیا تو فتویٰ اس قول پر ہے کہ اس کی نماز درست ہے۔ (شامی ج ۱ ص ۵۶۰)

امام سجدۂ سہو بھول گیا تو مقتدی پر واجب نہیں

اگر امام پر سجدۂ سہو واجب ہوا اور اسے سجدۂ سہو کرنا یاد نہ رہا تو مقتدیوں پر سجدۂ سہو واجب نہیں ہو گا۔ (عالمگیری ج ۱ ص ۶۶)

سجدۂ سہو نہیں کیا اور سلام پھیر کر قہقہہ لگایا

کسی شخص کے ذمہ سجدۂ سہو واجب تھا۔ اس نے بھول کر آخری سلام

پھیر دیا، پھر قہقہہ لگایا تو اس سے سجدۂ سہو ساقط ہو جائے گا اور اس کی نماز پوری سمجھی جائے گی۔ (عالمگیری ج ا ص ۶۷)

متعدد غلطیوں پر ایک مرتبہ سجدۂ سہو کافی ہے

کسی سے ایک ہی نماز میں متعدد ایسی غلطیاں ہوئیں، جن سے سجدۂ سہو واجب ہوتا ہے تو اس صورت میں صرف ایک مرتبہ سجدۂ سہو کر لینا سب کی تلافی کے لئے کافی ہے۔

سجدۂ سہو میں سہو ہو گیا

• اگر کسی کو سجدۂ سہو کی حالت میں سہو ہو گیا اور سجدہ کی حالت میں تھوڑی دیر تک سوچتا رہا تو اس پر دوبارہ سجدۂ سہو واجب نہیں ہے۔

(مبسوط ج ا ص ۲۲۴)

لطیفہ

ایک مرتبہ حضرت امام محمد رحمۃ اللہ علیہ نے حضرت امام کسائی رحمۃ اللہ علیہ سے کہا (یہ حضرت امام محمدؒ کے خالہ زاد بھائی تھے اور علم نحو کے زبردست امام تھے اور اسی فن نحو کی خدمت میں لگے رہتے تھے) کہ علم فقہ اس قدر اہم علم ہے اور آپ اس کا مشغلہ نہیں رکھتے۔ حضرت امام کسائی نے جواب دیا: جو شخص علم نحو کو مضبوط کرے گا تو وہ اس کو تمام علوم کی طرف رہنمائی کرے گا۔ حضرت امام محمد نے فرمایا: اچھا میں تم سے فقہ کا ایک مسئلہ پوچھتا ہوں۔ تم اپنے نحو کے زور سے بتاؤ حضرت امام کسائی نے فرمایا: پوچھئے۔ حضرت امام محمد نے یہی مسئلہ پوچھا:

جس شخص کو سجدۂ سہو کی حالت میں سہو ہو گیا اور تھوڑی دیر تک سوچتا رہا، اس کے بابت آپ کیا فرماتے ہیں۔ امام کسائی نے جواب دیا کہ اس شخص پر سجدۂ سہو واجب نہیں ہو گا۔ حضرت امام محمد نے پوچھا: آپ نے نحو کے کس قاعدہ سے یہ مسئلہ نکالا؟ حضرت امام کسائی نے فرمایا: میں نے اس قاعدہ سے نکالا کہ اسم مصغر کی دوبارہ تصغیر نہیں لائی جاتی ہے۔ حضرت امام محمد امام کسائی کی اس ذہانت سے دنگ رہ گئے۔ (مبسوط ج ۱ ص ۲۲۴)

مسافر نے سجدۂ سہو کر کے اقامت کی نیت کرلی

مسافر نے دو رکعت فرض کی نیت باندھی، اس میں سہو ہو گیا اور سجدۂ سہو بھی کرلیا، اس کے بعد اس نے اقامت کی نیت کرلی تو اسے چار رکعت پڑھنی ضروری ہو گی، اور اخیر میں سجدۂ سہو دوبارہ واجب ہو گا۔ (عالمگیری ج ۱ ص ۶۷)

سجدۂ سہو رکعت کے قائم مقام نہیں ہوتا

امام عشاء کی نماز میں بھول کر تین رکعت پر بیٹھ گیا، پھر اسے خیال آیا کہ تین ہی رکعتیں ہوئی ہیں، لہٰذا التحیات کو پورا کر کے سجدۂ سہو کرلیا اور پھر تین ہی رکعت پر سلام پھیر دیا تو نماز صحیح نہ ہو گی۔ رکعت کی تلافی سجدۂ سہو سے نہیں ہوتی۔ سجدۂ سہو تو واجب کے ترک کرنے پر یا اس کے مقدم و مؤخر وغیرہ کرنے کے موقع پر ہے۔ (در مختار بر حاشیہ شامی ج ۱ ص ۶۹۳)

سجدۂ تلاوت تاخیر سے کیا

نماز میں جب سجدہ کی آیت پڑھے تو اسی وقت سجدۂ تلاوت کرنا چاہیے

اور اگر مؤخر کر دیا اور نماز کے سجدوں کے ساتھ کیا تو سجدۂ سہو کرنا واجب ہے۔

(شامی ج ا ص ۷۲۲)

جلسہ استراحت سے سجدۂ سہو واجب نہیں ہوتا

دوسری یا چوتھی رکعت کے لئے اٹھتے وقت سجدہ کر کے ذرا سی دیر بیٹھ کر جو اٹھتے ہیں، جس کو جلسہ استراحت کہتے ہیں، اس سے سجدۂ سہو واجب نہیں ہوتا۔ (شامی ج ا ص ۴۳۸)

سجدۂ سہو تراویح میں

بعض لوگ یہ سمجھتے ہیں کہ تراویح میں سجدۂ سہو نہیں ہوتا۔ یہ قول صحیح نہیں ہے، بلکہ تراویح میں بھی اگر کوئی ایسی غلطی ہو جائے، جس سے سجدۂ سہو واجب ہو تو سجدۂ سہو کرنا واجب ہے۔ (در مختار بر حاشیہ شامی ج ا ص ۷۰۵)

سجدۂ تلاوت رکوع میں

اگر تراویح کی نماز میں سجدہ کی آیت رکوع کے ختم پر آئے یا سورۃ کے ختم پر آئے تو اس کے ادا کرنے کی دو صورتیں ہیں۔ پہلی صورت تو یہ ہے کہ فوراً سجدۂ کرے، پھر اٹھ کر آگے سے چند آیتیں پڑھ کر پھر رکوع کرے اور دوسری صورت یہ ہے کہ رکوع میں سجدۂ تلاوت کی نیت کر لے۔ اس سے سجدۂ تلاوت ادا ہو جاتا ہے، مگر فوراً رکوع ہونا چاہئے۔ یہ دوسری صورت مناسب نہیں ہے، کیونکہ اس سے صرف امام کا سجدہ ادا ہو گا اور مقتدیوں کا سجدۂ تلاوت رہ جائے گا۔ کیونکہ امام کی نیت کے ساتھ ساتھ مقتدیوں کی نیت ضروری ہے اور اس صورت میں امام کی نیت کا حال مقتدیوں کو معلوم نہ ہو سکے گا۔ (شامی ج ا ص ۷۲۳)

سجدۂ سہو میں صلوٰۃ التسبیح کی تسبیح پڑھنا

اگر کسی کو صلوٰۃ التسبیح میں سہو ہو جائے تو سجدۂ سہو کے سجدوں میں صلوٰۃ التسبیح کی تسبیح یعنی سبحان اللہ والحمد للہ ولا الہ الا اللہ واللہ اکبر نہ پڑھے، بلکہ سبحان ربی الاعلی کہے۔ (شامی ج ا ص ۶۴۳)

صلوٰۃ التسبیح کی تسبیح رکوع میں بھول گیا اور سجدہ میں پڑھی

اگر صلوٰۃ التسبیح پڑھتے وقت رکوع میں سبحان اللہ والحمد للہ کی تسبیح پڑھنا بھول گیا اور سجدہ میں دوگنا پڑھ لیا تو سجدۂ سہو واجب نہیں ہے۔ اسی طرح اگر کسی رکن میں دس مرتبہ کے بجائے پندرہ مرتبہ یہ تسبیحات پڑھیں، جب بھی سجدۂ سہو واجب نہ ہوگا۔

رکوع یا سجدہ کے بعد قومہ یا جلسہ میں عجلت کرنا

اگر کوئی شخص رکوع سے اٹھ کر قومہ کی حالت میں اطمینان کے ساتھ کھڑا نہیں ہوا یا سجدہ سے اٹھ کر جلسہ کی حالت میں اطمینان سے نہیں بیٹھا۔ پس اگر بھول کر ایسا کیا ہے تو سجدۂ سہو کرنا واجب ہے اور اگر قصداً ایسا کیا ہے یا اس طرح کرنے کی عادت بنالی ہے تو ایسی نماز کا اعادہ ضروری ہے، سجدۂ سہو سے تلافی نہ ہوگی۔ (شامی ج ا ص ۴۲۵)

سورۂ حج کے آخری سجدہ کا حکم

حضرت امام شافعیؒ کے نزدیک سورۂ حج کا آخری سجدہ واجب ہے۔ اگر کوئی حنفی مقتدی شافعی المذہب امام کے پیچھے نماز پڑھے تو حنفی مقتدی کو بھی چاہیے کہ

اپنے امام کے اتباع میں سورۂ حج کا آخری سجدہ کرے۔ (شامی ج ا ص ۷۱۷)

ایک رکعت میں آیت سجدہ پڑھی اور دوسری رکعت میں سجدۂ تلاوت تاخیر سے کیا

کسی شخص نے ایک رکعت میں آیت سجدہ پڑھی، مگر اس میں سجدہ کرنا بھول گیا۔ دوسری رکعت میں یا تیسری رکعت میں جب یاد آئے، سجدۂ تلاوت کر لے اور پھر اخیر میں سجدۂ سہو کرے۔ (عالمگیری باب سجدۃ التلاوۃ)

سجدۂ تلاوت کی کس قدر تاخیر سے سجدۂ سہو واجب ہوتا ہے

نماز میں اگر کوئی شخص آیت سجدہ پڑھے تو فوراً سجدۂ تلاوت کرنا واجب ہے۔ اور اگر تین آیتوں سے کم پڑھ کر ہی سجدۂ تلاوت کر لیا ہے تو پھر سجدۂ سہو واجب نہیں۔ (در مختار بر حاشیہ شامی ص ۷۲۱)

آیت سجدہ نماز میں دوبارہ پڑھی

کسی نماز میں سجدہ کی آیت پڑھی اور فوراً سجدۂ تلاوت بھی کر لیا۔ سجدہ سے اٹھنے کے بعد پھر وہی آیت سجدہ دہرائی تو اسے دوبارہ سجدۂ تلاوت کرنا چاہیئے۔ (عالمگیری باب سجود التلاوۃ)

رکوع میں یا سجدہ میں التحیات پڑھ لی

اگر کسی نے رکوع یا سجدہ میں التحیات پڑھ لی تو اس پر سجدۂ سہو واجب نہیں۔ (طحطاوی ص ۲۵۰)

رکعت کی تعداد میں سہو

پہلی یا تیسری رکعت میں بیٹھ گیا

پہلی یا تیسری رکعت میں بھول کر بیٹھ گیا، پھر دوسری یا چوتھی رکعت کے لئے کھڑا ہو گیا۔ پس اگر ایک رکن کی مقدار سے کم بیٹھا ہے تو سجدۂ سہو واجب نہیں، اور اگر ایک رکن کی مقدار بیٹھا رہا تو اخیر میں سجدۂ سہو واجب ہو گا۔ واضح رہے کہ ایک رکن کی مقدار فقہاء نے تین مرتبہ سبحان اللہ کہنے کے برابر بتائی ہے۔ (عالمگیری ج ا ص ۶۵)

فجر کی چار رکعت اور عصر کی چھ رکعت پڑھ لی

اگر کسی نے بھول کر فجر کی نماز دو رکعت کے بجائے چار رکعت پڑھ لی، یا عصر کی نماز چار رکعت کے بجائے چھ رکعت پڑھ لی۔ پس اگر قعدۂ اخیرہ کر کے زائد رکعتیں پڑھیں ہیں تو اس کا فرض ادا ہو گیا اور دو رکعت زائد نفل ہو جائیں گی، البتہ اخیر میں سجدۂ سہو کرنا واجب ہو گا۔ (شامی ج ا ص ۷۰۰)

ایک شبہ اور اس کا جواب

نماز فجر کے بعد سورج نکلنے تک اسی طرح عصر کے بعد سورج غروب ہونے تک نفل پڑھنا مکروہ ہے۔ لہٰذا یہ شبہ ہوتا ہے کہ اگر فجر کی دو رکعت کے بجائے چار رکعت پڑھ لی یا عصر کی چار رکعت کے بجائے چھ رکعت پڑھ لی، اور سجدہ کر لینے کے بعد اس کا فرض صحیح ہو گیا اور زائد رکعتیں نفل ہو گئیں، تو چونکہ فجر

اور عصر کے بعد نفل پڑھنا مکروہ ہے، اس لئے مسئلہ مذکورہ میں کراہت کا ارتکاب لازم آتا ہے۔ پس اس شبہ کا جواب یہ ہے کہ ان دونوں نمازوں کے بعد نفل پڑھنا اس وقت مکروہ ہے، جب کہ ایسا قصداً کرے اور اگر بھول کر یا کسی مجبوری سے پڑھ لی تو مکروہ نہیں ہے۔ (شامی ج ا ص ۷۰۰)

رکعت کی تعداد میں شک ہو گیا

اگر رکعت کے شمار میں سہو ہو جائے تو غالب گمان پر عمل کر کے اسی پر بنا کرے۔ یہ حکم اس شخص کے لئے ہے، جس کو بکثرت شک ہوتا رہتا ہے۔ اور اگر کسی کو ایسی عادت نہیں ہے، بلکہ اتفاقاً کبھی شک ہو جائے تو وہ از سر نو نماز پڑھے۔ (در مختار بر حاشیہ شامی ج ا ص ۷۰۵)

چار رکعت والی نماز تین رکعت پڑھائی

کسی امام نے چار رکعت والی نماز بھول کر تین رکعت پڑھائی اور سلام پھیر دیا۔ اس کے بعد مقتدیوں میں تذکرہ ہوا تو اللہ اکبر کہہ کر امام چوتھی رکعت کے لئے کھڑا ہو گیا اور اخیر میں سجدۂ سہو کر کے نماز پوری کی۔ پس اگر امام نے کوئی بات چیت نہیں کی تھی تو اس کی نماز اور نہ بولنے والے مقتدیوں کی نماز درست ہو گئی۔ لیکن جن مقتدیوں نے بات چیت کر لی ہے، ان کی نماز نہیں ہو گی۔ انہیں از سر نو دوبارہ نماز پڑھنی ہو گی۔ (شامی ج ا ص ۶۹۱)

چوتھی رکعت میں التحیات پڑھ کر پانچویں کے لئے کھڑا ہو گیا

امام اگر چوتھی رکعت میں التحیات پڑھ کر بھولے سے پانچویں کے لئے

کھڑا ہو گیا تو ایسی صورت میں مقتدیوں کو اختیار ہے، جی چاہے تو امام کے اقتداء میں کھڑے ہو جائیں اور جی چاہے تو بیٹھے رہیں، لیکن مسبوق کی نماز فاسد ہو جائے گی۔ (کبیری ص ۴۴۱)

صورت مذکورہ میں پانچویں رکعت کا سجدہ کرنے سے پہلے پہلے اگر یاد آجائے تو لوٹ آئے اور سجدۂ سہو کرے۔ اگر پانچویں رکعت کا سجدہ کر لیا تو اس کو چاہیئے کہ وہ چھٹی رکعت بھی ملالے اور اخیر میں سجدۂ سہو کرے۔ اس کے چار فرض صحیح ہو گئے اور اخیر کی دو رکعتیں نفل ہو جائیں گی۔ (عالمگیری ج ا ص ۶۷)

پانچویں یا چھٹی رکعت میں کسی نے امام کی اقتداء کی

آخری قعدہ کر کے امام بھولے سے پانچویں یا چھٹی رکعت کے لئے کھڑا ہو گیا اور اس حالت میں کسی نے امام کی اقتداء کی تو چونکہ یہ دونوں رکعتیں امام کی نفل ہوں گی، اس لئے اقتداء کرنے والے کی نماز فرض صحیح نہ ہو گی۔

(مستفاد از عالمگیری ج ا ص ۶۷)

مسافر نے دو رکعت کی نماز چار رکعت پڑھ لی

کسی مسافر نے دو رکعت یعنی قصر نماز پڑھنے کے بجائے بھولے سے چار رکعتیں پڑھ لیں۔ پس اگر دوسری رکعت پر قعدہ کر کے اٹھا ہے تو اس کی فرض نماز درست ہے، لیکن سجدۂ سہو واجب ہے اور آخر کی دو رکعتیں نفل ہو جائیں گی۔ اور اگر مسافر امام ہے اور مقتدی مقیم ہے تو مقتدیوں کی نماز نہیں ہو گی۔

(شامی ج ا ص ۷۴۱)

یقین کے ساتھ چار رکعت پڑھی، پھر سلام کے بعد کسی نے شک دلایا

اگر کسی نے اپنے یقین کے ساتھ چار رکعت نماز پڑھ کر سلام پھیرا، سلام کے بعد ایک دو آدمیوں نے کہا کہ تم نے تین ہی رکعت پر سلام پھیرا ہے تو ایسی صورت میں وہ اپنے یقین کے مطابق عمل کرے۔ اس کی نماز صحیح ہے، دوسروں کا قول معتبر نہ ہو گا۔ (در مختار بر حاشیہ شامی ا ص ۷۰۷)

دو رکعت نفل میں سہو ہوا، پھر سجدۂ سہو کے بعد چار کا ارادہ کر لیا

کسی نے دو رکعت نفل کی نیت کی اور اس میں اس سے سہو گیا اور سجدۂ سہو بھی کر لیا۔ اس کے بعد چار رکعت پڑھنے کا ارادہ کر لیا تو اس کی چاروں رکعت نفل صحیح ہو جائیں گی۔ لیکن اخیر میں دوبارہ سجدۂ سہو کرنا ہو گا۔ لیکن اس کے لئے بہتر یہ تھا کہ وہ علیحدہ سے دو رکعت پڑھتا اور اس پر بنا نہ کرتا۔ (عالمگیری ج ا ص ۶۷)

وتر کی دوسری اور تیسری رکعت میں شک ہو گیا

اگر کسی کو وتر کی نماز میں شک ہو گیا کہ دوسری رکعت ہے یا تیسری پس ایسی صورت میں وہ رکعت پوری کرے اور اس میں دعائے قنوت بھی پڑھے اور اخیر میں سجدۂ سہو بھی کرے (عالمگیری ج ا ص ۶۶)

امام کو شک ہو گیا کہ ایک رکعت پڑھائی یا دو

کسی امام نے دو رکعت نماز پڑھائی اور دوسرے سجدہ میں سے اٹھتے

ہوئے اسے شک ہو گیا کہ ایک رکعت ہوئی یا دو۔ پس وہ کنکھیوں سے مقتدیوں کی طرف دیکھنے لگا کہ اگر وہ اٹھیں تو میں بھی اٹھو اور اگر وہ بیٹھ جائیں تو میں بھی بیٹھ جاؤں۔ غرض لقمہ دیئے جانے کی صورت پیدا کی تو اس میں کوئی حرج نہیں ہے۔ اس پر سجدۂ سہو بھی واجب نہ ہوگا۔ (عالمگیری ج ۱ ص ۶۶)

ظہر کی چار رکعت سنت میں دو رکعت پر سلام پھیر دیا

اگر کسی نے ظہر سے پہلے چار رکعت سنت مؤکدہ کی نیت باندھی اور اس اثناء میں ظہر کی نماز باجماعت شروع ہو گئی اور اس نے دو رکعت پوری کر کے سلام پھیر دیا تو اسے فرضوں کے بعد پوری چار رکعت پڑھنی ہوں گی اور پہلی والی دو رکعتیں نفل ہو جائیں گی۔ (در مختار بر حاشیہ شامی ج ۱ ص ۶۳۱)

تراویح چار رکعت پڑھ لی اور دو رکعت پر قعدہ نہیں کیا

اگر امام تراویح کی نماز میں دو رکعت پڑھنے کے بعد تیسری رکعت کے لئے کھڑا ہو گیا اور چار رکعتیں پوری کر لیں تو آخیر میں سجدۂ سہو کرنا واجب ہے۔ لیکن تراویح کی نماز صرف دو رکعت ہوں گی۔ پہلی دو رکعتیں نفل ہو جائیں گی۔

(شامی ج ۱ ص ۴۷۴)

تراویح میں تین رکعت پڑھ لی اور قعدہ نہیں کیا

کسی نے دو رکعت تراویح کی نیت کی اور بھول کر دوسری رکعت پر نہیں بیٹھا، بلکہ تیسری رکعت پر بیٹھا تو وہ نماز واجب الاعادہ ہو گی۔ (عالمگیری باب النوافل)

مسافر نہیں، مگر اپنے آپ کو مسافر سمجھ کر قصر نماز پڑھی

ایک شخص کہیں سفر میں گیا اور اپنے آپ کو مسافر خیال کیا اور چار رکعت والی نماز دو رکعت پڑھتا رہا۔ بعد میں اسے معلوم ہوا کہ اس کا سفر ۴۸ میل سے کم مسافت کا تھا، تو اس کو سب نمازیں مع وتر کے قضا پڑھنی ہوں گی۔

پانچ رکعتیں پڑھ لیں

اگر کسی شخص نے چار رکعت پر قعدۂ اخیرہ کیا اور پھر بھول کر پانچویں کے لئے کھڑا ہو گیا اور رکوع و سجدہ بھی کر لیا اور اخیر میں سجدۂ سہو بھی کر لیا تو اس کی چار رکعت نماز درست ہو گئی اور پانچویں رکعت لغو اور بیکار سمجھی جائے گی۔ اور اگر چوتھی رکعت پر نہیں بیٹھا اور پانچ رکعتیں پڑھ لیں تو اس کا فرض نفل میں بدل جائے گا اور فرض دوبارہ پڑھنا ہو گا۔

قعدہ اور التحیات میں سہو

قعدہ اولیٰ میں التحیات کے بعد درود شریف کا کچھ حصہ پڑھ لیا

فرض یا واجب یا سنن مؤکدہ نماز میں قعدۂ اولیٰ میں بھول کر اگر التحیات کے بعد درود شریف پورا پڑھ لیا، یا اللھم صل علی محمد تک پڑھ لیا تو اس پر سجدۂ سہو واجب ہے اور اگر اس سے کم پڑھا تو اس پر سجدۂ سہو واجب نہیں۔

(شامی ج ا ص ۸ ۷ ۴)

سجدۂ سہو کر کے التحیات کی جگہ سورۂ فاتحہ پڑھ لی

نماز میں کوئی واجب ترک ہوا، جس کی وجہ سے اس نے سجدۂ سہو کیا۔ سجدۂ سہو کرنے کے بعد تشہد پڑھنے کے بجائے سورۂ فاتحہ پڑھ ڈالی تو اس پر دوبارہ سجدۂ سہو واجب نہیں۔ سورۂ فاتحہ کے بعد پھر تشہد وغیرہ پڑھ کر نماز پوری کرے، اس کی نماز صحیح اور درست ہے۔ (عالمگیری ج ا ص ٦٦)

التحیات کی بجائے قرأت کرلی

اگر کسی نے قعدہ میں التحیات پڑھنے کے بجائے سورۂ فاتحہ یا کوئی اور سورۃ پڑھ ڈالی تو اس کی دو صورتیں ہیں۔ اگر پہلے قرأت کی اور اس کے بعد التحیات پڑھی سجدۂ سہو واجب ہو گا، اور اگر پہلے التحیات پڑھی، اس کے بعد قرأت کی تو سجدۂ سہو پہلے قعدہ میں واجب ہو گا اور قعدۂ اخیرہ میں واجب نہیں۔ (طحطاوی ص ٢٥٠)

التحیات کا کچھ حصہ چھوٹ گیا

اگر کسی نے قعدۂ اولیٰ یا قعدۂ اخیرہ میں التحیات پڑھی اور اس کا کچھ حصہ چھوٹ گیا تو اس پر سجدۂ سہو واجب ہے، خواہ فرض نماز ہو خواہ نفل۔

(عالمگیری ج ا ص ٦٦)

قعدہ اولیٰ بھول گیا

اگر کوئی شخص چار رکعت والی فرض نماز یا سنت مؤکدہ نماز میں قعدۂ اولیٰ یعنی دو رکعت پر بیٹھنا بھول گیا تو سجدۂ سہو واجب ہو گا۔

(در مختار حاشیہ شامی ج ا ص ٧٠١)

نوافل میں قعدہ اولیٰ بھول گیا

سنن غیر مؤکدہ یا نفل نمازوں میں قعدۂ اولیٰ نہیں کیا اور چار رکعتیں پڑھ لیں تو قاعدہ کے مطابق (یعنی نفل کی دو رکعت مستقل نماز ہوتی ہے) نماز فاسد ہو جائے گی۔ لیکن فقہاء نے بطور استحسان (خلاف قاعدہ) ان چاروں رکعتوں کو ایک نماز کے حکم میں شمار کرتے ہوئے جائز اور صحیح بتایا ہے، البتہ قعدۂ اولیٰ نہ کرنے پر سجدۂ سہو کرنا ہوگا۔ (مراقی الفلاح ص ۲۲۸)

نفل کے قعدہ اولیٰ میں درود شریف بھی پڑھ دیا

چار رکعت نفل کی نیت باندھی۔ اس کے قعدۂ اولیٰ میں التحیات پڑھنے کے بعد درود شریف بھی پڑھ لیا تو اس پر سجدۂ سہو واجب نہیں، بلکہ چار رکعت والی نفل نمازوں میں دو رکعت پر تشہد کے بعد درود پڑھ کر ہی اٹھنا چاہیئے، یہی مستحب ہے۔ (در مختار ج ا ص ۹۵)

قعدہ اولیٰ میں دو دفعہ التحیات پڑھ دی

قعدۂ اولیٰ میں اگر کسی نے دو مرتبہ التحیات پڑھ لی تو سجدۂ سہو کرنا واجب ہے۔ (عالمگیری ج ا ص ٦٦)

قعدہ اخیرہ میں دو دفعہ التحیات پڑھ دی

اگر کسی نے قعدۂ اخیرہ میں دو مرتبہ التحیات پڑھ لی تو سجدۂ سہو کرنا واجب نہیں۔ (عالمگیری ج ا ص ٦٦)

قعدہ اولیٰ میں التحیات پڑھ کر خاموش رہا

قعدۂ اولیٰ میں التحیات پڑھ کر کچھ دیر تک خاموش بیٹھا رہا۔ پس اگر اس کی خاموشی ایک رکن کی مقدار ہو گئی ہے تو اس پر سجدۂ سہو واجب ہے، اور اگر ایک رکن سے کم خاموشی رہی تو سجدۂ سہو واجب نہیں ہے۔ (عالمگیری ج ۱ ص ۶۶)

قعدہ اولیٰ میں بھول کر سلام پھیر دیا

اگر کسی نے قعدۂ اولیٰ میں بھول کر ایک طرف یا دونوں طرف سلام پھیر دیا، اس کے بعد فوراً یاد آیا۔ پس اگر کوئی بات چیت نہیں کی ہے تو تیسری رکعت کے لئے کھڑا ہو جائے، پھر اپنی نماز پوری کر کے اخیر میں سجدۂ سہو کرے۔ (شامی ج ۱ ص ۶۹۴)

قعدہ اولیٰ بھول گیا اور قعدۂ اخیرہ میں یاد آیا

اگر کسی نے قعدۂ اولیٰ بھول کر ترک کر دیا اور اسے قعدۂ اخیرہ میں سلام پھیرنے سے قبل یاد آیا تو اس پر سجدۂ سہو واجب ہے، اسی وقت سجدۂ سہو کرے۔ (در مختار بر حاشیہ شامی ج ۱ ص ۴۲۴)

امام کے پیچھے التحیات رہ گئی

اگر امام کے پیچھے کسی نے التحیات نہیں پڑھی تو اس کا اعادہ کرنا ضروری نہیں اور نہ مقتدی پر سجدۂ سہو واجب ہے۔ (شامی ج ۱ ص ۶۹۵)

قعدہ اولیٰ چھوڑ کر امام کھڑا ہو گیا، پھر لقمہ ملا تو بیٹھ گیا

امام بھولے سے قعدۂ اولیٰ چھوڑ کر کھڑا ہو گیا، پیچھے سے کسی نے لقمہ دیا

تو بیٹھ گیا، تو آخر میں سجدۂ سہو کرنا واجب ہے اور صحیح قول کے مطابق اس کی نماز صحیح ہے، لیکن امام نے برا کیا، کھڑے ہو جانے کے بعد اسے لوٹنا نہ چاہیئے تھا، بلکہ اسے چاہیئے کہ سبحان اللہ کہہ دے، تا کہ مقتدی بھی اٹھ جائیں۔
(در مختار بر حاشیہ شامی ج ۱ ص ۶۹۷ و مبسوط ج ۱ ص ۲۲۴)

قعدۂ اولیٰ کے بغیر کس حد تک اٹھ جانے پر سجدۂ سہو واجب ہے

اگر دو رکعت پڑھ کر قعدۂ اولیٰ نہیں کیا اور بھول کر تیسری رکعت کے لئے کھڑا ہو گیا۔ پس اگر اس قدر کھڑا ہو گیا کہ گھٹنے زمین سے علیحدہ نہیں ہوئے یا گھٹنے زمین سے علیحدہ ہو گئے لیکن ابھی سیدھا کھڑا نہیں ہوا ہے، بلکہ کھڑا ہونے اور بیٹھنے کی درمیانی حالت میں ہے اور اس وقت یاد آ گیا تو اسے بیٹھ جانا چاہیئے، اور سجدۂ سہو واجب نہیں۔ اور اگر سیدھا کھڑا ہو گیا یا سیدھا کھڑا ہونے کے قریب ہو گیا تو پھر نہ لوٹے، اور اخیر میں سجدۂ سہو کرے۔ (شامی ج ۱ ص ۶۹۷)

تراویح میں تیسری رکعت کے لئے کھڑا ہو گیا

تراویح کی نماز میں اگر امام دو رکعت پر قعدہ کرنے کے بجائے تیسری رکعت کے لئے کھڑا ہو گیا تو تیسری رکعت کا سجدہ کرنے سے پہلے پہلے یاد آ جائے تو لوٹ آئے اور اخیر میں سجدۂ سہو کرے۔ (شامی ج ۱ ص ۶۹۶)

درود شریف دو مرتبہ پڑھ لیا

اگر کسی نے قعدۂ اخیرہ میں درود شریف مکمل دو مرتبہ پڑھ لیا یا نصف

درود شریف یعنی اللهم بارك علي محمد سے لے کر حمید مجید تک دوبارہ پڑھ لیا تو اس پر سجدۂ سہو واجب نہیں۔ (شامی ج ص ۶۹۳)

آدھا درود شریف پڑھا

اگر کسی نے نصف درود شریف پڑھ کر بھولے سے دعائے ماثورہ شروع کردی، پھر خیال آیا تو اس کے لئے بہتر یہ ہے کہ دعا چھوڑ کر پہلے درود شریف پورا پڑھے، اس کے بعد دعا پڑھے، اور اس پر سجدۂ سہو واجب نہیں ہے۔
(در مختار بر حاشیہ شامی ج ا ص ۴۴۵)

التحیات پڑھ کر سو گیا

کوئی شخص التحیات پڑھ کر نماز میں ہی سو گیا، کچھ دیر کے بعد ہوش آیا تو اسے چاہیئے کہ سجدۂ سہو کرلے، اس کی نماز ہو جائے گی۔ (در مختار ج ا ص ا۷)

التحیات بھول گیا اور درود شریف وغیرہ پڑھ کر سلام پھیرا

اگر کوئی شخص التحیات پڑھنا بھول گیا اور درود اور دعا وغیرہ پڑھ کر سلام پھیر دیا اور سلام پھیرتے وقت یاد آیا تو تشہد پڑھے اور سجدۂ سہو کرے، پھر تشہد وغیرہ پڑھ کر سلام پھیرے۔ (عالمگیری ج ا ص ۶۶)

آخری رکعت میں التحیات کے بعد کھڑا ہو گیا، پھر بیٹھ گیا

کوئی شخص آخری رکعت میں یعنی قعدۂ اخیرہ میں التحیات پڑھ کے کھڑا ہوا، پھر فورا بیٹھ گیا یا کچھ پڑھ کر بیٹھا، دونوں صورتوں میں بیٹھ کر پہلے التحیات

پڑھے، پھر سجدۂ سہو کرے، پھر تشہد وغیرہ پڑھ کر سلام پھیرے۔

(درمختار حاشیہ شامی ج۱ص۷۰۰)

قعدۂ اخیر نہیں کیا اور کھڑا ہو گیا

اگر کسی نے بھول کر قعدۂ اخیرہ نہیں کیا اور پانچویں رکعت یا تیسری رکعت کے لئے کھڑا ہو گیا اور پانچویں یا تیسری رکعت کا سجدہ کر لیا جب یاد آیا تو اس کا یہ فرض نفل کی شکل میں بدل جائے گا۔ لہٰذا اسے چاہیئے کہ ایک رکعت اور ملا کر چھ رکعت پوری کرے اور اخیر میں سجدۂ سہو نہ کرے۔ یہ چھ رکعتیں نفل ہوں گی۔ فرض از سر نو پڑھنا ہو گا۔ اور اگر پانچویں رکعت کے لئے کھڑا ہوا، پھر قعدۂ اخیرہ کے لئے لوٹ آیا تو اس صورت میں اس کا فرض درست ہے اور سجدہ واجب ہو گا۔ (درمختار بر حاشیہ شامی ج۱ص۲۹۸، وعالمگیری ج۱ص۶۶)

التحیات اور درود کے بعد سجدۂ سہو یاد آیا

کسی کے ذمہ سجدۂ سہو واجب تھا۔ اسے التحیات پڑھ کر سجدۂ سہو کرنا یاد نہ رہا۔ یہاں تک کہ درود شریف پڑھنے کے بعد یاد آیا تو یاد آتے ہی اسی وقت سجدۂ سہو کر لے۔ پھر التحیات وغیرہ پڑھ کر سلام پھیرے۔

(عالمگیری ج۱ص۶۶)

مغرب کی نماز میں قعدۂ اخیرہ نہیں کیا

اگر کوئی شخص مغرب کی نماز میں قعدۂ اخیرہ چھوڑ کر بھولے سے چوتھی رکعت کے لئے کھڑا ہو گیا تو چوتھی رکعت کا سجدہ کرنے سے پہلے پہلے اگر یاد

آجائے تولوٹ آئے اور سجدۂ سہو کرلے۔ اس کی نماز درست ہے اور اگر چوتھی رکعت کا سجدہ کرلینے کے بعد یاد آیا تو اس کی چاروں رکعتیں نفل ہوں گی۔ اس صورت میں سجدۂ سہو کی ضرورت نہیں ہے۔ (عالمگیری ج ا ص ۶۷)

قعدۂ اخیرہ میں التحیات، درود اور دعا کے بعد کچھ سوچتا رہا

کسی نے قعدۂ اخیرہ میں التحیات، درود شریف اور دعا پڑھ لینے کے بعد سلام نہیں پھیرا، بلکہ کسی سوچ میں دیر تک خاموش رہا تو اس پر سجدۂ سہو واجب نہیں ہے۔ (شامی ص ۷۰۷)

قعدۂ اخیرہ میں السلام علیکم کہہ کر مقتدی نے لقمہ دیا

امام نے چوتھی رکعت پر قعدہ کیا اور بھول کر التحیات کے بعد کھڑا ہو گیا۔ پیچھے سے ایک مقتدی نے السلام علیکم کہہ کر لقمہ دیا تو اس کی نماز درست ہے، اگرچہ ایسے موقع پر زید کو "سبحان اللہ" کہنا چاہیئے، جیسا کہ حدیث شریف میں آیا ہے۔

وتر کی نماز میں بھی قعدۂ اولیٰ واجب ہے

وتر کی نماز تین رکعات مثل مغرب کے ہے۔ اس میں قعدۂ اولیٰ واجب ہے۔ لہٰذا اگر وتر کی نماز میں قعدۂ اولیٰ ترک کر دیا تو سجدۂ سہو واجب ہوگا۔

(شامی ج ا ص ۶۲۳)

امام کے پیچھے مقتدی کی التحیات کا کچھ حصہ رہ گیا

اگر امام نے سلام پھیر دیا اور مقتدی کی التحیات ابھی تک ختم نہیں ہوئی

تو مقتدی کو چاہئے کہ التحیات پوری کر کے سلام پھیرے اور اگر درود و دعائے ماثورہ رہ گئی ہو تو اس کے رہ جانے سے کوئی حرج نہیں۔ امام کے ساتھ ہی سلام پھیر دے۔ اور اگر امام تیسری رکعت کے لئے کھڑا ہو گیا تو جس کی التحیات رہ گئی ہو، اس کا بھی التحیات پوری کر کے کھڑا ہونا بہتر ہے، اور اگر التحیات پوری کئے بغیر امام کے ساتھ کھڑا ہو گیا، جب بھی نماز ہو جائے گی۔ (شامی)

تکبیرات میں سہو

تکبیر کہنا بھول گیا

ایک رکن سے دوسرے رکن میں جاتے وقت یا سجدے سے اٹھتے وقت جو تکبیر (اللہ اکبر) کہی جاتی ہے، ان تکبیروں میں سے کوئی تکبیر کہنا بھول گیا تو اس پر سجدۂ سہو واجب نہیں، البتہ اگر عیدین کی نماز میں دوسری رکعت میں رکوع کی تکبیر چھوڑ دی تو اس پر سجدۂ سہو واجب ہیں، البتہ اگر عیدین کی نماز میں دوسری رکعت میں رکوع تکبیر چھوڑ دی تو سجدۂ سہو واجب ہو گا۔ مگر چونکہ عیدین کی نماز میں مجمع زیادہ ہوتا ہے، اس لئے راجح قول یہ ہے کہ سجدۂ سہو نہ کرے۔ (عالمگیری ج ا ص ٦٥)

تکبیر تحریمہ دوبارہ کہی

کسی شخص نے تکبیر تحریمہ کے ساتھ نماز شروع کی اور قرأت بھی کر لی، اس کے بعد تکبیر تحریمہ کے بارے میں شک ہوا۔ لہٰذا اس نے دوبارہ تکبیر کہی

اور قرأت کا بھی اعادہ کیا، پھر خیال آیا کہ تکبیر تحریمہ شروع میں کہی تھی تو اس کے اوپر اخیر میں سجدۂ سہو واجب ہے۔ (مبسوط للسرخسی ج ۱ ص ۲۳۲)

امام بیٹھ گیا تو یاد آنے پر دوبارہ تکبیر کہتے ہوئے اٹھنا چاہیئے

اگر امام بھول کر پہلی یا تیسری رکعت میں بیٹھ گیا، پیچھے سے مقتدی نے لقمہ دیا یا خود ہی یاد آیا تو امام کو کھڑے ہوتے وقت تکبیر کہتے ہوئے کھڑا ہونا چاہیئے۔ (کبیری ص ۳۱۳)

تنبیہ

اکثر و بیشتر اماموں کو دیکھا جاتا ہے کہ نماز پڑھاتے وقت تکبیرات انتقالیہ، حرکت انتقالیہ کے ساتھ ساتھ نہیں کہتے، بلکہ کبھی تو منتقل ہونے کے بعد تکبیرات کہتے ہیں اور کبھی دوسرے رکن تک پہنچنے سے پہلے ہی تکبیر ختم کر دیتے ہیں۔ مثلاً قیام کی حالت سے منتقل ہو کر رکوع میں جاتے ہیں تو بعض جھکنے کے بعد اللہ اکبر کہتے ہیں اور بعض اس قدر چھوٹا اللہ اکبر کہتے ہیں کہ رکوع میں پورے طور پر پہنچنے سے پہلے ہی اللہ اکبر کی آواز ختم ہو جاتی ہے۔ اسی طرح سجدہ میں جاتے وقت اور سجدے سے دوسری رکعت کے لئے اٹھتے وقت بھی کرتے ہیں۔

واضح رہے کہ ان دونوں صورتوں میں تکبیر کی سنت کامل ادا نہیں ہوتی۔ کامل سنت اس وقت ادا ہوتی ہے جب کہ ایک رکن سے دوسرے رکن کی طرف منتقل ہونے کے ساتھ ساتھ تکبیر شروع کرے، اور جو نہی دوسرے رکن

میں پہنچے، تکبیر کی آواز بند جائے۔ اور بعض امام اللہ اکبر کو اس قدر الاپتے ہیں کہ دوسرے رکن میں پہنچ جانے کے بعد بھی کچھ دیر تک ان کی تکبیر کی آواز آتی رہتی ہے۔ اس درجہ الاپنا مکروہ ہے۔ (کبیری ص ۳۱۳)

عید کی دوسری رکعت میں زائد تکبیریں چھوڑ کر امام رکوع میں چلا گیا

امام نے عید کی نماز میں دوسری رکعت میں بھول کر زائد تکبیریں چھوڑ دیں اور رکوع میں چلا گیا۔ پھر یاد آتے ہی رکوع سے اٹھ کر تکبیرات کہیں اور اس کے بعد پھر رکوع اور سجدہ کیا تو ایسی صورت میں صحیح یہ ہے کہ نماز درست ہو گئی اور سجدۂ سہو واجب نہ ہو گا۔ کیونکہ عید کی نماز میں بہت بھیڑ ہوتی ہے، اس لئے سہو ہونے سے بھی سجدۂ سہو واجب نہیں ہو گا۔ (شامی ص ۷۸۲)

وتر کی تیسری رکعت میں تکبیر کہنا بھول گیا اور رکوع میں چلا گیا

وتر کی نماز میں اگر کوئی شخص تیسری رکعت میں تکبیر کہنے کے بجائے رکوع میں چلا گیا، پھر یاد آیا تو لوٹ آیا اور تکبیر کہہ کر دعائے قنوت پڑھی تو بعد میں دوبارہ رکوع نہ کرے اور نماز پوری کرے اور اگر دعائے قنوت کے لئے نہیں لوٹا، جب بھی نماز درست ہے اور دونوں صورتوں میں سجدۂ سہو کرنا واجب ہے۔

(در مختار بر حاشیہ شامی ج ا ص ۷ ۶۲)

عیدین کی زائد تکبیروں میں ایک تکبیر رہ گئی

عیدین کی زائد تکبیریں واجب ہیں۔ اگر ان میں سے کوئی ایک تکبیر

چھوٹ گئی تو سجدۂ سہو واجب ہے، لیکن فتویٰ اس پر ہے کہ عیدین کی نماز میں سجدۂ سہو نہ کرے، کیونکہ مجمع زیادہ ہونے کی وجہ سے لوگوں کی نماز میں خلل واقع ہوگا۔ (درمختار ص ۹۵)

عیدین کی تکبیروں میں ایک دو تکبیر زیادہ کہہ ڈالی

امام نے عیدین کی زائد تکبیروں میں بھول کر ایک دو تکبیر زائد کہہ ڈالی تو سجدۂ سہو واجب نہیں۔ (درمختار بر حاشیہ شامی ج ا ص ۷۸۰)

اللہ اکبار یا آللہ اکبر کہا

بعض امام تکبیر کہنے میں بڑی بے احتیاطی کرتے ہیں اور اللہ اکبر کہنے کے بجائے "اللہ اکبار" کہتے ہیں، یعنی باء اور راء کے درمیان الف بڑھا دیتے ہیں۔ اسی طرح بعض امام لفظ "اللہ" کے شروع میں مد کرتے ہیں اور "آللہ اکبر" کہتے ہیں۔ یہ دونوں بالکل غلط ہیں۔ ان دونوں صورتوں میں نماز فاسد ہو جاتی ہے۔ اور اگر تکبیر تحریمہ میں اس طرح کہہ دیا تو نماز کا شروع کرنا ہی صحیح نہ ہوگا۔
(صغیری مجتبائی ص ۱۴۲)

تکبیر تحریمہ میں "اللہ اکبر" امام سے پہلے کہہ دیا

بعض دفعہ مقتدی بھی ایسی غلطی کر بیٹھتے ہیں، جس سے ان کی نماز فاسد ہو جاتی ہے۔ مثلاً امام کے تکبیر تحریمہ یعنی اللہ اکبر کہنے سے پہلے مقتدی اللہ اکبر کہہ دیتے ہیں، یا امام کے لفظ "اللہ" ختم ہونے سے پہلے ہی لفظ "اللہ" کہہ دیتے

ہیں۔ ان دونوں صورتوں میں نماز کا شروع کرنا صحیح نہیں ہوا۔ ان مقتدیوں کو چاہیئے کہ وہ پھر سے اللہ اکبر کہہ کر امام کے پیچھے نماز کی نیت باندھیں۔
(صغیری مجتبائی ص ۱۴۳)

اللہ اکبر سیدھے کھڑے ہو کر کہنا

اکثر مقتدیوں کو دیکھا جاتا ہے کہ اگر امام رکوع میں چلا گیا تو اس کے ساتھ رکوع میں شریک ہونے کے لئے سیدھے کھڑے ہوئے بغیر اللہ اکبر کہتے ہوئے رکوع میں چلے جاتے ہیں، اس طور پر کہ ان کی اللہ اکبر کی آواز رکوع میں پہنچ کر ختم ہوتی ہے۔ اس طرح نماز میں شریک ہونا درست نہیں، ان کی نماز نہیں ہوتی۔ تکبیر تحریمہ سے فارغ ہونے تک کھڑا ہونا فرض ہے۔ یعنی سیدھے کھڑے ہو کر اللہ اکبر کی آواز ختم ہو جائے، اس کے بعد رکوع کے لئے جھکنا چاہیئے (صغیرہ مجتبائی ص ۱۴۳)

مریض کے لئے تکبیر تحریمہ کھڑے ہو کر کہنا

ایسا مریض جو پوری نماز کھڑے ہو کر نہیں پڑھ سکتا، لیکن تکبیر تحریمہ کے وقت کھڑا ہو سکتا ہے تو اس کے لئے ضروری ہے کہ کھڑے ہو کر تکبیر تحریمہ کہے، پھر بیٹھ کر اپنی نماز پوری کرے۔ بغیر شدید تکلیف اور ناقابل برداشت مشقت کے قیام کا ترک کرنا جائز نہیں ہے۔ (صغیری ص ۱۴۳)

اذکار وتسبیحات میں سہو

اعوذ باللہ یا بسم اللہ یا ثناء چھوڑ دی

اگر کسی نے نماز میں اعوذ باللہ یا بسم اللہ یا ثناء بھول کر چھوڑ دی تو سجدۂ سہو واجب نہیں۔ (عالمگیری ج ا ص ٦٥)

صلوٰۃ التسبیح میں قیام کی تسبیح رکوع میں پوری کی

صلوٰۃ التسبیح میں قرأت کے بعد بھول کر اگر رکوع میں چلا گیا اور قیام کی تسبیح رکوع میں پوری کی تو اس کی نماز صحیح ہے، اس پر سجدۂ سہو واجب نہیں۔

(مستفاد از عالمگیری ج ا ص ٦٥)

رکوع یا سجدہ میں بسم اللہ پڑھ دی

اگر کوئی شخص رکوع یا سجدہ میں تسبیح پڑھنے کے بجائے بسم اللہ الرحمٰن الرحیم پڑھ لے تو سجدۂ سہو واجب نہیں۔ (ہدایہ ج ا ص ١٤٠)

نماز میں اللہ یا لا اللہ کہہ دیا

اگر کسی شخص نے نماز کی حالت میں کسی عارض کی وجہ سے اللہ اللہ کہہ دیا یا لا اللہ کی ضرب لگادی تو صحیح قول کے مطابق اس کی نماز درست ہے اور اس پر سجدۂ سہو واجب نہیں۔ (مستفاد از عالمگیری ج ا ص ٦٥)

اعوذ باللہ یابسم اللہ یا آمین بلند آواز سے کہہ دی

اگر کسی نے بلند آواز سے اعوذ باللہ یا بسم اللہ یا آمین کہہ دی تو اس پر سجدۂ سہو واجب نہیں۔ (عالمگیری ج ا ص ٦٦)

آمین غلط طریقہ سے کہی

اگر کسی نے نماز میں سورۂ فاتحہ پڑھ کر آمین کی جگہ امن یا امین یا آمن کہا تو نماز فاسد ہو جائے گی۔ (شامی)

نمازی نے کسی دوسرے کے ولاالضالین پر آمین کہہ دی

کسی شخص نے نماز کی حالت میں دوسرے شخص سے سورۂ فاتحہ سنی اور اس کے ولاالضالین کہنے پر نمازی نے آمین کہہ دی تو علماء متاخرین کے نزدیک اس آمین کہنے والے کی نماز فاسد ہو جائے گی۔

نمازی نے کسی کی دعا پر آمین کہہ دی

کسی شخص نے نماز سے باہر کوئی دعا مانگی۔ اس پر کسی نے نماز کی حالت میں آمین کہہ دی تو آمین کہنے والے کی نماز فاسد ہو جائے گی۔

چھینکنے والے نے جواب الجواب میں آمین کہہ دی

دو آدمی نماز پڑھ رہے تھے۔ ان میں سے ایک کو چھینک ائی۔ اس پر تیسرے شخص نے جو نماز سے باہر تھا، یر حمك الله کہا۔ اس پر ان دونوں نمازیوں

نے نماز پڑھتے میں آمین کہہ دی تو چھینکنے والے کی نماز فاسد ہو جائے گی اور دوسرے کی درست رہی۔

چھینکنے والے کے جواب میں "یرحمك الله" کہہ دیا

اگر کسی شخص نے نماز کی حالت میں کسی دوسرے شخص کی چھینک کے جواب میں یرحمك الله[1] کہہ دیا تو جواب دینے والے کی نماز فاسد ہو جائے گی۔ اور اگر خود چھینکنے والے نے اپنے آپ کو یرحمك الله کہا تو نماز فاسد نہ ہو گی۔

خوشی کی خبر پر "الحمدللہ" کہہ دیا

کسی نے خوشی کی خبر سنائی تو نماز کی حالت میں اس کا جواب الحمدللہ[2] کے ساتھ دے دیا تو نماز فاسد ہو جائے گی۔

بری خبر سن کر "انا اللہ" پڑھی

کسی نے کوئی بری خبر سنائی۔ اس پر کسی نے بحالت نماز انا اللہ[3] و انا الیه راجعون پڑھ دی۔ پس اگر ان سے اس کا مقصد جواب تھا تو نماز فاسد ہو جائے گی۔

---

[1] اللہ تم پر رحم کرے۔

[2] ساری خوبیاں اللہ کے لئے ہیں۔

[3] ہم اللہ کے ہیں اور اللہ ہی کی طرف لوٹ کر جائیں گے